بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد 75 ❁ شمارہ 15 ❁ 20 شوّال 1447 ہجری قمری ❁ 09 شہادت 1405 ہجری شمسی ❁ 09 اپریل 2026ء (www.akhbarbadr.in)

ارشادباری تعالیٰ

بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

(سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ:113)

ترجمہ: نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾ (سُوۡرَۃُ الۡاَنۡعَام:163)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۴﴾ (سُوۡرَۃُ الۡاَنۡعَام:164)

ترجمہ: اس کا کوئی شریک نہیں اور اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اوّل ہوں۔

ارشادنبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

صحابہ کرامؓ کا لامثال وقفِ زندگی

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰہِ یَقُوۡلُ لَقِیَنِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیۡ یَا جَابِرُ مَا لِیۡ اَرَاکَ مُنۡکَسِرًا قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اُسۡتُشۡھِدَ اَبِیۡ وَتَرَکَ عِیَالًا وَدَیۡنًا قَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ بِمَا لَقِیَ اللّٰہُ بِہٖ اَبَاکَ قَالَ بَلٰی یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ قَالَ مَا کَلَّمَ اللّٰہُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابِہٖ وَاَحۡیٰ اَبَاکَ فَکَلَّمَہٗ کَفَاحًا وَقَالَ یَا عَبۡدِیۡ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعۡطِیۡکَ قَالَ یَارَبِّ تُحۡیِیۡنِیۡ فَاُقۡتَلَ فِیۡکَ ثَانِیَۃً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّہٗ قَدۡ سَبَقَ مِنِّیۡ اَنَّھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ قَالَ وَاُنۡزِلَتۡ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃُ وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا اَلۡاٰیَۃَ۔ (ترمذی جلد دوم کتاب التفسیر)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی۔ فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے کہ تم شکستہ خاطر بیٹھے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد کی شہادت ہوگئی ہے اور انہوں نے اپنے پیچھے عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ فرمایا کیا میں تم کو خوشخبری نہ دُوں کہ کس رنگ میں اللہ نے تمہارے والد سے ملاقات کی۔ عرض کیا جی حضور! فرمایا کہ اللہ نے کسی سے بھی نہیں کلام کیا مگر پردے کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے والد کو پھر ان سے آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا اے میرے بندے آرزو کر مُجھ سے کسی چیز کی مَیں تجھے دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب مُجھے دوبارہ زندہ کردے کہ میں پھر تیری راہ میں شہید کیا جاؤں۔ اللہ نے فرمایا کہ میرا قانون ہے کہ جو لوگ وفات پا جائیں گے پھر دنیا کی طرف نہیں لوٹیں گے۔"

تبرکات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کیلئے اگر مر کے پھر زندہ ہُوں اور پھر مروں اور زندہ ہُوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ مَیں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لیے وقف کردی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لیے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لیے اُس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر اُن کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے.... میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لیے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۳-۴)

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ 201، صفحہ 202)

تفسیر کبیر سے اقتباس

جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کیلئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرہ:154) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

صبر کے جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں اُن کے لحاظ سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ (۱) اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو اور نہ اُن پر شکوہ کا اظہار کیا کرو۔ (۲) اے مومنو! جو باتیں خدا تعالیٰ کے قرب میں روک ہیں تم اُن سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو۔ (۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو۔ بلکہ استقلال سے اُن پر عمل کیا کرو۔

یہ تین باتیں رُوحانی مدارج کے حصول کے لئے ممد ہیں تم اِن باتوں کو مدّنظر رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں اُن کے پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہوگی اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہوجائیگا۔ اِسی طرح صلوٰۃ کے معنوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ (۱) اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو۔ (۲) اے مومنو! تم دُعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد حاصل کرو۔ (۳) اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہوجانے کے ذریعے سے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۴) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۵) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی

بقیہ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

یاد رہے!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یکم اپریل 2026ء سے 30-5 پر نشر ہو رہا ہے۔ احباب اس کے مطابق خطبہ جمعہ حضور انور سُننے اور سُنانے کا انتظام فرمائیں۔ (ادارہ)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 03/اپریل 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ادا ریہ

تکمیل اشاعتِ ہدایت کا مبارک دور اور وقف زندگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے حوالہ سے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ الہام کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ تکمیل ہدایت کے لئے تھی اور آپؐ کی دوسری بعثت جو بروزی طور پر مقدر تھی اور جس کا سورۃ الجمعہ میں ذکر ہے وہ تکمیل اشاعتِ ہدایت کے لئے ہے اور یہی وہ مبارک زمانہ ہے جس میں ہم موجود ہیں اور جو امام مہدی و مسیح موعود کا زمانہ ہے.....جی ہاں وہ زمانہ جس کے انتظار میں اُمت کے بیسیوں اولیاء و ابدال گزر گئے۔

دور اوّل میں دشمنانِ اسلام تیر و تلوار کے ذریعہ اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے لیکن موجودہ حملہ قلم اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہے۔ ان جدید حملوں سے اسلام کو بچا کر اس کو تمام دنیا میں پھیلانا اور غالب کرنا امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تلوار کا جہاد موقوف ہوجائے گا اور اسلام کا غلبہ صرف اور صرف دلائل بیّنہ اور عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کیلئے جماعت کے افراد کو نصیحت نہیں بلکہ وصیت فرمائی ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آپؑ نے فرمایا:

’’مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اُٹھے اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی نہیں پاسکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں‘‘۔

(الحکم جلد نمبر 4 نمبر شمارہ 21 بتاریخ 31/اگست 1900ء صفحہ 4)

افراد جماعت میں وقف زندگی کی روح پیدا کرنے کیلئے اور انہیں غلبہ اسلام کی مہم میں شریک کرنے کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس موقع پر آپؑ نے فرمایا:

’’ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کیلئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 280-279)

دینی خدمت کی توفیق کو حقیقی راحت سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مَیں خود اس راہ کا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کیلئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس روحانی آواز پر جماعت نے دل و جان سے لبیک کہا اور گزشتہ سوا سو سال میں اب تک ہزارہا پروانوں نے زندگیاں وقف کرکے اشاعت اسلام کی راہ مین ہر طرح کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان واقفین نے جانی قربانیاں بھی پیش کیں اپنے اموال خدا کی راہ میں نچھاور کردئے۔ اپنی زبان اور قلم سے اس راہ میں دن رات ایک کردیا اور آج ان کے نام احمدیت کی تاریخ میں روشن مناروں سے کم نہیں اور وہ نام ہم نہایت فخر سے لیتے ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ بنے آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر قادیان کے ہی ہو گئے اور اپنے علم اپنے مال اور اپنی جائیداد سب کو خدا کی راہ میں پیش کردیا۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق میں کسقدر ترقی کی اور خدمت اسلام کے جذبہ سے آپ کس حد تک سرشار تھے آپ کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا۔ آپ لکھتے ہیں:

’’مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمانی سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہے وہ مطالب حاصل کروں اگر اجازت ہو تو مَیں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اس راہ میں جان دوں۔ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے وہ میرا نہیں آپ کا ہے حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہوجائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔‘‘

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 36)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا سُن کر افغانستان سے قادیان تشریف لائے تھے آپ پر دل و جان سے فدا ہوگئے۔ افغانستان جاکر بادشاہ وقت کی دی ہوئی عز و جاہ کو ٹھکرا کر باوجود ہر طرح کی لالچ دینے اور خوف میں مبتلا کرنے کے اپنی جان راہ مولیٰ پر قربان کردی اور سید الشہداء کہلائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت میں آنے والے یہ صحابہ اشاعتِ اسلام کیلئے قادیان سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل گئے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ گئے۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب ماریشس، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ افریقہ، حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ مشرق بعید، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دمشق و فلسطین تشریف لے گئے اور نہایت نامساعد حالات میں پوری دنیا میں انہوں نے اشاعتِ اسلام کے فریضہ کو سرانجام دیا اور پھر خلفائے احمدیت کی نگرانی میں اور ان کے سائے تلے انہی صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہزاروں واقفین زندگی نے قربانیاں پیش کیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے دوصد سے زائد ملکوں میں اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ قرآن مجید کے 78 زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ ہزارہا مبلغین کرام دن رات اشاعتِ اسلام میں مصروف ہیں جن میں اب واقفین نو بھی اپنی قربانیاں پیش کررہے ہیں۔ دنیا کے بیسیوں ملکوں میں جدید پرنٹنگ پریسز کے ذریعہ اسلامی لٹریچر طبع ہو رہا ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں جامعات کھل چکے ہیں جن میں واقفین زندگی ٹریننگ حاصل کرکے دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کررہے ہیں۔

وقف زندگی کا یہ سفر قادیان اور ہندوستان سے شروع ہوا اور اب پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ ہم اہل ہند اس پر جتنا فخر کریں وہ کم ہے کہ ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور یہیں سے یہ روشنی پوری دنیا میں پھیل گئی۔ لیکن اس موقع پر ہمیں بھی نہایت ٹھنڈے دل سے خود کو ٹٹولنا ہوگا کہ قُربانی کے اس سفر میں ہمارا کسقدر حصّہ ہے۔ خلافتِ خامسہ کے اس دَور میں جماعت پوری دنیا میں دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو جو ہندوستان میں مقیم ہیں اب اپنے متعلق غور کرنا ہے کہ وقف زندگی کے اس سفر میں وہ کس مقام پر کھڑا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آپ میں سے وہ جو پندرہ سال یا پندرہ سال سے زائد عمر کے ہیں اب اپنے مستقبل اور اپنے کیریئر کے انتخاب کے بارہ سوچنے لگ جائیں گے۔ یقیناً آپ کو وہ شعبے اختیار کرنے چاہئیں جو آپ کی دلچسپی کے ہیں لیکن مَیں آپ میں سے زیادہ سے زیادہ کو تاکید کروں گا کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواست دینے پر غور کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا بھر میں مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2016)

اسی طرح فرمایا:

’’جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں زیادہ ہونی چاہئے ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ۔ ہر براعظم میں نہیں ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں ہر گاؤں میں دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کیلئے چند ایک مبلغین کام کو سرانجام نہیں دے سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/جنوری 2013)

پس نوجوانان بھارت کو بالخصوص واقفین نَو کو وقف زندگی کے مبارک اور زندگی بخش میدان میں کودنے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے جہاں پختہ عزم اور بھرپور روحانی جذبہ چاہئے وہیں دعاؤں سے بھی مدد لینے کی ضرورت ہے کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے کہ اب یہ فتح اسلام کے چمکتے ہوئے روحانی دلائل اور دعاؤں کے ذریعہ ہوگی۔ اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت میں شامل ہوکر حضرت امیر المومنین کی مبارک آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ وباللہ التوفیق۔

* * *

خطبہ جمعہ

”انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔“

”مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے۔“

”اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو۔“

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/ مارچ 2026ء بمطابق 20/ امان 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج عید کا خطبہ بھی مَیں نے دیا ہے اس لیے اس وقت میں مختصر خطبہ دوں گا۔ اس کے لیے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس لیا ہے جس کی طرف ہمیں ہمیشہ توجہ دینی چاہیے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے“۔

دنیا کے وسیع تعلقات بھی اس لیے اچھے ہوتے ہیں کہ اگر ان کا مقصد دین ہو، یعنی دنیا کے جو تعلقات ہیں ان کا مقصد بھی دین ہونا چاہیے۔ یہ مومن کی نشانی ہے

”اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو۔“

دنیا بھی کماؤ تو غرض یہ ہونی چاہیے کہ ہمارا دین بہتر ہو۔ ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔

دنیا بھی کمانی ہے تو دین کی بہتری کے لیے نہ کہ غلط کام کر کے اپنی دنیا و آخرت بگاڑنے کے لیے بلکہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے اور اپنا دین سنوارنے کے لیے ہمیں دنیا کمانی چاہیے۔ اور فرمایا کہ ”اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔“

یہ ساری چیزیں جو ہم سفر میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے ساتھ لیتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آرام سے سفر کٹ جائے اور ہم منزل مقصود پہ پہنچ جائیں نہ یہ کہ ان سے ہم سفر میں لطف اندوز ہوں۔ فرمایا ”اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: 202) کہ اے اللہ ہمیں دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (البقرۃ: 202)۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟“ پہلے دنیا رکھی ہے لیکن کیوں؟ کون سی دنیا رکھی ہے؟ ”حسنۃ الدُّنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔“ ایسی دنیا جس کو حاصل کر کے آخرت میں بھی فائدہ ہو ایسی دنیا کی چیزیں ملیں جو آخرت کی حسنات کا موجب ہو جائیں نہ یہ کہ ہمیں آخرت میں شرمساری کا سامنا کرنا پڑے۔ جب بالکل دنیا میں پڑ جائیں گے تو شرمساری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں ”اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیے اور ساتھ ہی حسنۃ الدُّنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو، نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرت کا موجب ہوگی۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 91-92۔ ایڈیشن 1984ء)

ایسی دنیا کماؤ جس سے نہ صرف تمہیں فائدہ پہنچ رہا ہو بلکہ انسانیت کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہو اور دنیا میں ایسی حرکتیں نہ ہوں جو تمہارے لیے شرم کا باعث بنیں۔ تمہارے خاندان اور تمہارے قریبیوں کے لیے شرم کا باعث بنیں بلکہ پاک صاف زندگی ہو، نیکی اور تقویٰ پر چلنے والی زندگی ہو اور جب ایسی زندگی ہوگی اور تم ایسی دنیا کمانے کے لیے اپنی زندگی صَرف کرو گے تو وہ تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں نوازے گی۔

پس آج جب کہ دنیا عمومی طور پر اپنے مقاصد اور مفادات کے حصول میں پڑی ہوئی ہے، ذاتی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اگر قوموں کو دیکھیں تو انہیں صرف اپنی قوم کی فکر ہے، انسانیت کی نہیں اور اس پر پڑ کر یہ لوگ اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ ہمیں ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی حسنات مانگنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ہمیں ایسے حالات میں اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہ سکیں۔ دنیا تباہی کے گڑھے میں جا رہی ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اپنے اعمال بھی بہتر کرنے کی توفیق ملے اور اس لحاظ سے دعائیں کرنے کی بھی توفیق ملے جیسا کہ ابھی خطبہ میں مَیں نے کہا تھا

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت میں ان حسنات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بہترین دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۰/ اپریل ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲)

* * *

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ○

(البقرہ: 279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دعا: بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ○

(البقرہ: 283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب ذکر العشاء)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اسکے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب فی رحمۃ الیتیم، حدیث 1840)

طالب دُعا: نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

خطاب

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2024ء کے موقع پر اختتامی اجلاس سے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

”اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کی لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور اَن ہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے کے بارے میں پیشگوئیاں بھی فرمائی ہیں جو پوری ہو رہی ہیں اور ہوئی ہیں

یہ سعید فطرت لوگوں کی نشانی ہے کہ جب سمجھ آجائے تو فوراً تصدیق کرتے ہیں لیکن جس نے صرف مخالفت برائے مخالفت کرنی ہے اس کا تو کوئی علاج نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علمی لٹریچر جب سعید فطرت لوگوں کو دیا جاتا ہے تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے

جتنے زیادہ کفر کے فتوے لگتے ہیں اتنے ہی زیادہ اللہ تعالیٰ راستے کھولتا ہے

پابندیوں میں جکڑے احمدیوں اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں مسیحِ موعود کی بعثت کی بابت ضرورتِ زمانہ، پیشگوئیوں اور نشانات وتائیدات کا پُر اثر بیان

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2024ء کے موقع پر اختتامی اجلاس سے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(فرمودہ مورخہ 25/اگست 2024ء بروز اتوار بمقام ایوانِ مسرور اسلام آباد (ٹلفورڈ) سرے یوکے)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○

جب سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور وعدے کے مطابق اپنے مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور خاتم الخلفاء ہونے کا اعلان فرمایا اسی وقت سے ہی انہی علماء کی اکثریت جو آپؑ کو اسلام کا سب سے بڑا پہلوان اور اسلام کا دفاع کرنے میں اوّل نمبر پر سمجھتے تھے ان کی اکثریت آپؑ کی مخالف ہوگئی اور آپؑ پر کفر والحاد کے فتوے لگانے لگ گئی۔ آپؑ نے ان پر واضح فرمایا اور لاکھ سمجھایا کہ میرا آنا زمانے کی ضرورت اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنا ہے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے آنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت ﷺ نے جو آنے والے کے زمانے کی نشانیاں بتائی ہیں وہ پوری ہو رہی ہیں اور زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں مسیح ومہدی نے آنا تھا لیکن مخالفین کی آنکھوں میں ایسے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ باوجود یہ ماننے کے کہ زمانے کی ضرورت ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود ماننے کو تیار نہیں۔ وہ بنی اسرائیل کے نبی کو دوبارہ آنے اور مسیح موعود ماننے کو تیار ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنے والے اور تجدیدِ دین کرنے والے کو ماننے کو تیار نہیں جبکہ آپؑ نے جیسا کہ میں نے کہا لاکھ سمجھایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا تو نشانیاں بھی بتائی تھیں جو پوری ہوگئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ اور آپؑ نے فرمایا کہ میری تائیدات میں اللہ تعالیٰ نشان بھی دکھا رہا ہے۔ زمینی نشان بھی دکھا رہا ہے اور آسمانی نشانات بھی دکھا رہا ہے ان کو دیکھ کر ہی غور کرو لیکن ان نام نہاد علماء کے کان یہ سننے سے انکاری ہیں اور اس پر غور کرنے سے انکاری ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا مسیح موعود ہے اس لیے اللہ تعالیٰ باوجود مخالفت کے جماعت کو ترقی دیتا چلا جا رہا ہے اور اپنے وعدے کو پورا فرما رہا ہے اور ہر سال لاکھوں سعید روحیں آپؑ کے سلسلہ بیعت میں شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی حقیقی غلامی کا جوا اپنی گردن میں ڈال رہی ہیں۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی ضرورتِ زمانہ پیشگوئیاں اور نشانات وتائیدات کے کچھ اقتباس پیش کروں گا جو آپؑ کے دعویٰ کی روشن دلیل ہیں اور آپؑ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے کی روشن دلیل ہیں اور پھر بعض واقعات بھی پیش کر دوں گا اس حوالہ سے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو آپ کے دعویٰ کو ماننے کے لیے کھول رہا ہے اور لاکھوں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے پورا ہونے کی صداقت کا اظہار کرتے ہیں۔

سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے ضرورتِ زمانہ کے حوالہ سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں کاش کہ مسلمان اس کو سنیں اور اس پر غور کریں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبّو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ اِن علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم وصلوٰۃ وغیرہ کے عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔“ نیک فطرت لوگ گواہی دیں گے کہ یقیناً ایسی ہی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت اور عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ وریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمنِ دین ہیں۔“ اور ایسی مثالیں آجکل تو ہمیں سوشل میڈیا پر بے شمار نظر آتی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علومِ ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔“ اپنی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی دنیاوی علوم میں ڈوب کر روحانیت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں روحانیت کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

فرمایا: ”یہ مَیں نے صرف ایک شاخ کا ذکر کیا ہے جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔“ ”یہ تو ایک پہلو ہے جس کی یہ انتہا ہے“ ”مگر اس کے سوا صدہا اَور شاخیں بھی ہیں جو اس سے کم نہیں! عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اٹھ گئی ہے کہ گویا بکلی مفقود ہوگئی ہے۔ دنیا کمانے کے لیے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ناراستی، بددیانتی، حرام کاری، دغابازی، دروغ گوئی اور نہایت درجہ کی روبہ بازی“ یعنی چالاکی اور ہوشیاری ”اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بدذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینہ اور جھگڑے ترقی پر ہیں اور جذبات بہیمیّہ اور سبعیّہ کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔“ ”انسان بالکل جانور بن گئے ہیں۔“ ”اور جس قدر لوگ اِن علوم اور قوانین مروجہ میں چست وچالاک ہوتے جاتے ہیں اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خداترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتیں ان میں کم ہوتی جاتی ہیں۔“

فرمایا کہ ”عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لیے کئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے“ اب اگر عیسائی اس طرح ایکٹو نہیں ہیں، عیسائیت بھی ختم ہوتی جا رہی ہے تو ترقی کے نام پر ترقی یافتہ لوگ اسلام کے مٹانے کے درپے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ”اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لیے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں۔“ اور آجکل سوشل میڈیا پہ یہ چیزیں بھری پڑی ہیں۔ ”اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس اِنسانِ کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشاؤں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادی پاک اسلام کی برے برے پیرائیوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں۔“ اور آج تو انتہا ہو چکی ہوئی ہے۔ ”اور سوانگ نکالے جاتے ہیں اور ایسی افترائی تہمتیں تھیئٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں جن میں اسلام اور نبی پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لیے پوری حرم زدگی خرچ کی گئی ہے۔“

اب اگر اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا عیسائی چرچ اتنا ایکٹو نہیں ہے تو اسلام مخالف قوتیں جو ہیں اپنے بھرپور ایجنڈے کے ساتھ یہ کام کر رہی ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لیے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے…… یہ وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اِس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اِس طلسمِ سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لیے اِس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر ’’کامل حصہ بخش کر‘‘ مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات ’’آسمانی عجائبات‘‘ اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کی لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور اَن ہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 4 تا 6)

آپؑ پر انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ آپ نے اس زمانے میں جب ہندوستان میں فرنگی حکومت تھی کھل کر ان کے مکر کے خلاف آواز بلند فرمائی اور بتایا کہ یہی وقت ہے جب اسلام کی حفاظت کے لیے کسی مصلح کا آنا ضروری تھا۔ یہ وقت کی آواز ہے اور میں آ گیا ہوں۔ آپؑ نے اپنے ایک شعری کلام میں فرمایا کہ

’’وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا‘‘

(درثمین اردو صفحہ 186)

لیکن آپؑ کے دل میں جو اسلام کا درد تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی اس کام کے لیے مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی کتب میں اور مجالس میں بیشمار مرتبہ زمانے کے حالات کا نقشہ کھینچ کر سمجھایا ہے اور بڑے درد سے سمجھایا ہے۔ یہ تو ایک مختصر اقتباس ہے جو میں نے آپؑ کے درد اور اسلام کے مخالفین کے مکروں کا نقشہ کھینچ کر پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے کے بارے میں پیشگوئیاں بھی فرمائی ہیں جو پوری ہو رہی ہیں اور ہوئی ہیں۔

چنانچہ آسمانی پیشگوئی جس کا ذکر شیعوں اور سنیوں کی کتب میں بھی موجود ہے، ان کو بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رہے کہ اہلِ سنت کی صحیح مسلم اور دوسری کتابوں اور شیعہ کی کتاب اکمال الدین میں بتصریح لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی بلکہ اکمال الدین جو شیعہ کی بہت معتبر کتاب ہے……اس میں اول چار حدیثیں کسوف خسوف کے بارہ میں لایا ہے اور امام باقر سے روایت کرتا ہے کہ مہدی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ قائم ہو یعنی عام طور قبول کیا جاوے رمضان میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور پھر بعد اس کے لکھا ہے کہ یہ بھی اس کے ظہور کی ایک نشانی ہے کہ قبل اس کے کہ قائم ہو یعنی عام طور پر قبول کیا جائے دنیا میں سخت طاعون پڑے گی یہاں تک کہ ایک گھر میں جو سات آدمی ہوں گے ان میں سے صرف دو رہ جائیں گے اور پانچ مر جائیں گے۔ پس اس کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں نشان اس وقت ظہور میں آئیں گے جبکہ اس کی دنیا میں تکذیب ہوگی کیونکہ مسیح کے بھی یہ دونوں نشان تھے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب ہو کر ان کے لیے صلیب تیار کیا گیا تھا تب آفتاب و ماہتاب دونوں تاریک ہو گئے تھے اور طاعون بھی پڑی تھی۔ غرض اس کتاب میں لکھا ہے کہ رمضان میں خسوف کسوف ہونا اور ملک میں طاعون پھیلنا مہدی معہود کا ایک معجزہ ہوگا۔

پس بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دعا سے ملک میں طاعون پھیلے گی۔ آسمان اس کے لیے چاند اور سورج کو رمضان میں تاریک کرے گا اور زمین اس کے لیے طاعون کی تاریکی اور مصیبت پھیلائے گی کیونکہ وہ ابتدا میں قبول نہیں کیا جائے گا اس لیے انذاری نشان اس کے لیے ظاہر ہوں گے۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 396-397)

اور یہ نشان ظاہر ہو کر آپؑ کی صداقت پر مہر تصدیق لگا گئے۔ سنہ 1894ء اور سنہ 1895ء میں مشرق و مغرب میں رمضان کے مہینے میں بیان کی گئی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج گرہن لگ کر اور پھر انذاری پیشگوئی کے مطابق طاعون کی وبا پھوٹ کر جو ایک لمبے عرصہ پر پھیلی ہوئی ہے بہت سے لوگوں کے لیے ہدایت کا باعث بنی اور وہ ان نشانات کو دیکھ کر مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے مصداق بن گئے اور یہ صرف اس زمانے کی بات نہیں ہے بلکہ آج بھی جن سعید فطرت لوگوں نے جنہوں نے پیشگوئیوں کی روایات سنی ہوئی ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سنتے اور تاریخ سے ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تصدیق دیکھتے ہیں تو آپؑ کی بیعت میں آنے میں دیر نہیں کرتے چنانچہ ہر سال ہزاروں لوگ ان نشانات کو سن کر ہی بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔

اس سال بھی ایسی بیعت کرنے والے کے واقعات میں سے ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

گھانا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم نے چھ مہینے قبل ٹیچی مان کے ایک قریبی علاقے کا دورہ کیا۔ امام سے بات کی اس نے جمعہ پڑھانے کی اجازت دی۔ میں نے وفات مسیح پر خطبہ دیا اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ اب کہتے ہیں دوبارہ ہم وہاں گئے اور جمعہ پڑھایا اور وہاں مہدی کی صداقت کے نشان سورج اور چاند گرہن پر خطبہ دیا۔ جمعہ کے بعد پندرہ خاندانوں کے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اب ہمیں انشراح صدر ہے اور یہ سب افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ امام اور مسجد بھی ہمیں عطا ہو گئی۔

مزید چند خاندان جن کے مرد موجود نہ تھے خواتین موجود تھیں وہ بعد میں کہتے ہیں کہ ہمارے مرد آئیں گے تو ہم شامل ہوں گے ان شاء اللہ۔ اس طرح یہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔

پس یہ ہے سعید فطرت لوگوں کی نشانی کہ جب سمجھ آ جائے تو فوراً تصدیق کرتے ہیں لیکن جس نے صرف مخالفت برائے مخالفت کرنی ہے اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر بات دلیل سے کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنا مؤقف دلیل سے بیان کرتی ہے لیکن نام نہاد علماء کا صرف ایک ہی نعرہ ہے کہ اِن کو مار دو کیونکہ اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یہ سوال کرنا ان کا حق ہے کہ ہم کیونکر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا قبول کریں؟ اور اس پر دلیل کیا ہے کہ وہ مسیح موعود تم ہی ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ اور جس ملک اور جس قصبہ میں مسیح موعود کا ظاہر ہونا قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور جن افعال خاصہ کو مسیح کے وجود کی علت غائی ٹھہرایا گیا ہے اور جن حوادثِ ارضی اور سماوی کو مسیح موعود کے ظاہر ہونے کی علامات بیان فرمایا گیا ہے اور جن علوم اور معارف کو مسیح موعود کا خاصہ ٹھہرایا گیا ہے وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانہ میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں اور پھر زیادہ تر اطمینان کے لیے آسمانی تائیدات میرے شامل حال کی ہیں۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 254-255 بقیہ حاشیہ)

خود یہ لوگ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس وقت امت مسلمہ کو کسی مصلح کی ضرورت ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہے اسے مانتے نہیں بلکہ مخالفت میں انتہا پر بڑھے ہوئے ہیں۔

پھر اپنے ایک علمی معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام سوامی شوگن چندر تھا۔ اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ جس کا نام مہوتسو جلسہ اعظم مذاہب مشہور کیا گیا، کرنا چاہتا ہوں آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے میں نے عذر کیا پر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لیے میں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا۔‘‘ ساتھ ساتھ فوری طور پر لکھتا گیا۔ ’’اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لیے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

مضمون بالا رہا

خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لیے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شائد بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں۔ غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔

یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے۔ اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پر معارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا۔ اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 291-292، مع حاشیہ)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آج تک اس لیکچر کی خوبصورتی کا تذکرہ ہے۔ نہ صرف آپ کے زمانے میں بلکہ آج بھی آپؑ کا یہ لیکچر اسلام کی خوبصورت تعلیم دکھا کر لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ یہ لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ ہر سال بیشمار خطوط اور رپورٹس میں اس کا ذکر ہوتا ہے کہ کس طرح اس کتاب نے لوگوں پر اثر ڈالا ہے۔ اس سال کے واقعات میں سے ایک دو واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

مالی

شہر میں امیر جماعت نے لکھا۔ بماکو کے فیسٹیول میں ایک دوست ہمارے بک سٹال پر آئے اور ہمارے معلم کو دیکھتے ہی اس کو گلے لگایا اور اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2022ء میں لگنے والے میلے میں انہوں نے ہمارے بک سٹال سے ایک کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب انہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو کہا کہ جس شخص نے یہ کتاب لکھی ہے وہ لازماً ایک عظیم شخص ہے اور ساتھ ہی انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

اللہ تعالیٰ انہیں صحیح راستہ دکھائے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسی دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی انہیں کہہ رہا ہے کہ اس کتاب کا مصنف ہی آج کے دور میں اسلام کا صحیح راہنما ہے۔ کیونکہ ان کے پاس جماعت کا کوئی رابطہ نہیں تھا اس لیے وہ مزید تحقیق نہ کر سکے لیکن جب اس سال میلے پر انہوں نے جماعتی سٹال دیکھا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور اس لیے آتے ہی انہوں نے ہمارے معلم صاحب کو خوشی سے گلے لگا لیا اور جماعت کا ایڈریس لیا اور بیعت کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔

اسی طرح ڈوری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ڈوری کے علاقے میں سیکیورٹی کے مخدوش حالات کی وجہ سے گاؤں میں جا کر تبلیغ کرنا ناممکن تھا اس لیے شہر میں تبلیغ کی کوشش کی گئی۔ الحمد للہ کہ جس کے نتیجہ میں اس سال سینتیس نیک فطرت لوگ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ڈوری شہر کے ایک تاجر کو اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب پڑھنے کے لیے دی تو کتاب پڑھ کر اس نے کہا کہ یہ کتاب اتنی دلچسپ ہے اور علمی ہے کہ اگر مجھے ایک لاکھ سیفا میں یہ خریدنی پڑے تو ضرور خرید لوں گا۔ ایک لاکھ سیفا بھی گو ان کی کرنسی بہت کم ہے لیکن تقریباً ایک سو تیس پاؤنڈ بنتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ کتاب کی قیمت دینی پڑے تو پھر بھی میں خرید لوں گا ایسی اعلیٰ کتاب ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا علمی لٹریچر جب سعید فطرت لوگوں کو دیا جاتا ہے تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

آج جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی بنیاد آپ علیہ السلام کے اس لٹریچر پر ہے جس کو پڑھ کر اور سن کر لاکھوں لوگ ہر سال احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر جماعت کہتے ہیں کہ زنزبار کے ممبر آف پارلیمنٹ سیف سالم سیف صاحب تنزانیہ کے دارالحکومت ڈوڈومہ میں پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اجلاس ختم ہونے کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے ہماری مسجد میں آئے اور معلم سے جماعت کے بارے میں کچھ پوچھنے لگے۔ کہتے ہیں مَیں بھی وہاں دیکھ کر ان کے پاس آیا اور جماعت کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی اور وفاتِ مسیح اور ختمِ نبوت کے بارے میں بھی ان کے شبہات دور کیے اور انہیں کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی چند کتب پڑھنے کے لیے دی گئیں۔ بعد میں تقریباً دو ماہ تک وقتاً فوقتاً وہ ہمارے پاس آتے رہے اور اپنی اہلیہ کو بھی ساتھ لائے۔ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ بھی خرید کر لے گئے مگر بیعت کے لیے ابھی شرح صدر نہیں ہوا۔ کہتے ہیں ایک دن میں نے ان کو بیعت فارم دیا تاکہ وہ تفصیل سے اسے پڑھ لیں اور ساتھ ہی مجھے بھی انہوں نے ان کے بارے میں دعا کے لیے لکھا۔ کہتے ہیں اگلے دن شام کو اپنی اہلیہ کے ہمراہ تشریف لائے اور دونوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں بغیر کسی لالچ اور بغیر کسی خوف کے اپنی دلی خواہش کے مطابق بیعت کر رہا ہوں۔

بعض لوگ اپنے دنیاوی مفادات کی وجہ سے مانیں یا نہ مانیں لیکن اس بات کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ علیہ السلام یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرستادے ہیں۔

انڈیا، آسام میں بک فیئر گوہاٹی کے دوران وہاں ایک مسلمان ممبر آف پارلیمنٹ، ان کا نام پتہ ہمارے پاس ہے لیکن میں حالات کی وجہ سے نام نہیں بتا رہا، ہمارے سٹال پر آئے اور کچھ ساتھی افسران بھی ان کے ساتھ تھے۔ موصوف نے سوال کیا کہ ہم تو یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں جبکہ جماعت احمدیہ وفات مسیح کی قائل ہے جس پر مبلغ صاحب نے قرآن مجید کی رو سے وفات مسیح کے دلائل اور آیات پیش کیں اور موصوف کے استفسار پر ان کو بتایا کہ عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بارے میں بھی کوئی آیات موجود نہیں ہیں۔ موصوف نے کہا کہ ہمارے مولوی صرف قرآن کو یاد کرتے ہیں اور اس کے معنی اور تفسیر سے واقف نہیں ہیں جس وجہ سے آج مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ احمدی لوگ دراصل ایک امام کے حکم پر چلنے کی وجہ سے قرآن کے صحیح معنے بھی کرتے ہیں اور جماعت ترقی بھی کر رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ آج ہم سب مسلمانوں کو چاہیے کہ احمدیوں سے حسد کرنے کی بجائے کچھ سیکھیں اور اسلام کی اصل تعلیم کا جس طرح سے یہ لوگ پرچار کر رہے ہیں اس میں ہم بھی مدد کریں۔ موصوف نے کھل کر یہ بات بھی کہہ دی کہ میں جانتا ہوں کہ یہ سچائی ہے لیکن سچائی کو جان کے بھی میں آپ لوگوں کا پرچار نہیں کر سکتا نہ میں مان سکتا ہوں کیونکہ میرے اسّی فیصد ووٹ مسلمانوں کے ہیں۔

سیاست نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں حق کو جاننے کے باوجود بھی قبول نہ کروں۔ میرا ایسے کرنے پر مولوی مجھ پر کافر ہونے کا فتویٰ لگا دیں گے اور مجھے ووٹ نہیں دیں گے البتہ آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ سچائی پر ہے اور ایک دن ان کے ساتھ ہی ہم سب کو آنا ہو گا۔

اللہ کرے کہ ان کا دل اس سلسلہ میں کھل جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہزاروں ایسے نشانات عطا کیے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے اس قدر لوگ اس جگہ موجود ہیں۔ کون ہے جس نے کم از کم دو چار نشان نہیں دیکھے اور اگر آپ چاہیں تو کوئی سو آدمی کو باہر سے بلوائیں اور ان سے پوچھیں۔

اس قدر احبار اور اخیار اور متقی اور صالح لوگ جو کہ ہر طرح سے عقل اور فراست رکھتے ہیں اور دنیوی طور پر اپنے معقول روزگاروں پر قائم ہیں۔ کیا ان کو تسلی نہیں ہوئی۔ کیا انھوں نے ایسی باتیں نہیں دیکھیں جن پر انسان کبھی قادر نہیں ہے۔ اگر ان سے سوال کیا جائے تو ہر ایک اپنے آپ کو اوّل درجہ کا گواہ قرار دے گا۔ کیا ممکن ہے کہ ایسے ہر طبقہ کے انسان جن میں عاقل اور فاضل اور طبیب اور ڈاکٹر اور سوداگر اور مشائخ سجادہ نشین اور وکیل اور معزز عہدہ دار ہیں۔ بغیر پوری تسلی پانے کے یہ اقرار کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس قدر آسمانی نشان بچشمِ خود دیکھے اور جبکہ وہ لوگ واقعی طور پر ایسا اقرار کرتے ہیں جس کی تصدیق کے لیے ہر وقت شخص مکذب کو اختیار ہے تو پھر سوچنا چاہیے کہ ان مجموعہ اقرارات کا طالب حق کے لیے اگر وہ فی الحقیقت طالب حق ہے کیا نتیجہ ہونا چاہیے۔“ اگر حق کا طالب ہو تو نتیجہ کیا ہونا چاہیے یہی کہ اسے قبول کرے۔ ”کم سے کم ایک ناواقف اتنا تو ضرور سوچ سکتا ہے کہ اگر اس گروہ میں جو لوگ ہر طرح سے تعلیم یافتہ اور دانا اور آسودہ روزگار اور بفضل الٰہی مالی حالتوں میں دوسروں کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر انھوں نے پورے طور پر میرے دعوے پر یقین حاصل نہیں کیا اور پوری تسلی نہیں پائی تو کیوں وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر اور عزیزوں سے علیحدہ ہو کر غربت اور مسافری میں اس جگہ میرے پاس بسر کرتے ہیں اور اپنی اپنی مقدرت کے موافق مالی امداد میں میرے سلسلہ کے لیے فدا اور دلدادہ ہیں۔

ہر ایک بات کا وقت ہے۔ بہار کا بھی وقت ہے اور برسات کا بھی وقت ہے اور کوئی نہیں جو خدا کے ارادے ٹال دے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 314-315 ایڈیشن 1984ء)

آج عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام کی حقیقی تصویر کون دکھا رہا ہے؟ احمدی ہی ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں اور عیسائیوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آ رہے ہیں اور جو ہمارے مخالف ہیں ان کا کام صرف آپس میں لڑنا اور ذاتی مفادات حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کا اسلام کی حقیقی تعلیم سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنا، عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہونا اس کا بھی ایک واقعہ ہے۔

کونگو برازاویل میں ایک جگہ ہے آنتا۔ کہتے ہیں وہاں مسجد بنا رہے ہیں۔ ایک دن گاؤں کے چرچ کا ایک پادری اپنے کچھ لوگ لے کر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کی تعلیم ہمارے لیے پرابلم پیدا کر رہی ہے۔ لوگ طرح طرح کے سوالات پوچھتے ہیں کہ یہ مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ کہتے ہیں اور عیسائیت کچھ اَور کہتی ہے۔ آج ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ ہمارے یسوع کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ پادری صاحب نے پوچھا۔ اس پر معلم نے پادری سے اس کے اپنے ایمان کے مطابق چند سوالات کیے جس پر وہ جواب نہ دے سکا، اس پر ہمارے معلم نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں اسلامی تعلیم کے حوالے سے بتایا کہ وہ کیا ہے جس پر اس کے ساتھ آئے ہوئے چھ افراد نے یہ کہتے ہوئے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی کہ اسلامی تعلیم یسوع کے بارے میں زیادہ واضح اور صحیح اور عقل کے مطابق ہے جبکہ عیسائیت کی تعلیم عقلی اور نقلی دونوں طرح سے ناقابل قبول ہے۔ پادری نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیم زیادہ کامل ہے لیکن میں چرچ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر میں نے چرچ کو چھوڑ دیا تو گاؤں میں یسوع کا نام لیوا کوئی نہیں ہو گا۔ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں کافی تعداد میں بیعتیں ہو چکی ہیں اور ایک مضبوط جماعت بھی قائم ہو گئی ہے۔

جتنے زیادہ کفر کے فتوے لگتے ہیں اتنے ہی زیادہ اللہ تعالیٰ راستے کھولتا ہے۔

گنی کناکری میں فورے کاریا، ایک ریجن ہے۔ اس سال وہاں ایک نئی مسجد بنائی گئی، وہاں مشن ہاؤس بنایا گیا اس کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے صدر تورے صاحب نے اپنی تقریر میں شاملین کو بتایا کہ جب احمدیہ مسلم جماعت کے مبلغ پہلی مرتبہ ہمارے علاقے میں جماعت کا پیغام لے کر آئے تو لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں۔ کچھ نے کہا یہ کافر ہیں۔ کچھ نے کہا یہ نیا دین لے کر آئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ان کی تعلیمات کو غور سے دیکھا اور مشاہدہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ آخری زمانے میں جس مصلح کا سب انتظار کر رہے ہیں وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور حقیقی اسلام کو ہم نے جماعت احمدیہ میں ہی پایا ہے جو سکون عبادات کے ذریعہ ہمیں احمدیت قبول کر کے عطا ہوا ہے وہ سکون پہلے کہیں نہیں تھا۔ جماعت احمدیہ نے ہی ہمیں نیکی پر قائم کیا اور آج جماعت کو یہاں خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔

مخالفت کرنے والے بعض لوگ مخالفت بھی اپنے ایمان کی وجہ سے کرتے ہیں غلط فہمی میں کرتے ہیں اور اپنے آپ کو صحیح سمجھ کے کرتے ہیں کیونکہ ان کو علم نہیں ہے۔ جو کچھ مولوی نے پڑھایا وہ اسی کو صحیح سمجھتے ہیں لیکن ان کی مخالفت کی نیت بھی نیک ہوتی ہے۔ جب ان پر بات کھل جاتی ہے پھر دعا بھی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دل بھی کھول دیتا ہے چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ فرانس کے مربی صاحب نے لکھا ہے کہ تقریباً دس سال پہلے احمدی دوست عثمانی مراد صاحب نے اپنے قریبی عزیز آرجنٹ صاحب کو اپنے گھر بلایا، احمدیت کا تعارف کروایا۔ اس وقت اس غیر از جماعت دوست کا تعلق ایک کٹر سلفی فرقے سے تھا۔ آرجنٹ صاحب نے احمدیت کے تعارف پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ میرے بڑے ہیں ورنہ میں بہت سختی سے پیش آتا اور قتل کرنے کی بھی دھمکی دی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اسی مخالف نے سوچا کہ عثمانی صاحب سے قطع تعلق کر لینا چاہیے۔ یہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ مانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں کافی عرصہ خود ہی اپنی طرف سے تحقیق کرتا رہا اور جو بھی سوال ذہن میں آتا وہ دوسرے فرقوں سے بھی کرتا اور احمدیوں سے بھی پوچھتا۔ جو جواب احمدیوں سے ملتا وہ دل کو تسکین دینے والا ہوتا جبکہ دوسرے فرقے مزید الجھا دینے والے جواب دیتے۔ اس طرح میں نے کافی سال تک تمام ذرائع سے تحقیق کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کبیر سے جو جواب مجھے ملتے تھے وہ کہیں اَور مجھے نہیں ملتے تھے اور دوسری تفاسیر جو بھی میں نے پڑھیں ان کی بات مجھے کبھی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ آہستہ آہستہ میں دوسرے فرقوں سے دُور ہو گیا اور جماعت کے بہت قریب آ گیا چنانچہ آرجنٹ صاحب کہتے ہیں کہ اب میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

پھر ایک غیر از جماعت مولوی کا قبول احمدیت کا بھی ایک واقعہ ہے۔ اگر طبیعت میں ضد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ قبولیت کے لیے شرحِ صدر بھی پیدا کر دیتا ہے۔

ایسا ہی واقعہ بوسنیا کا ہے۔ ایک بوسنین نژاد مسلمان ہیں۔ سیریا سے دینی تعلیم کے بعد بوسنیا اور سربیا کی بعض مساجد میں بطور امام مسجد بھی کام کرتے رہے ہیں۔ موصوف جماعتی ویب سائٹ سے احمدیت کے بارے میں مطالعہ کرتے رہے۔ انہوں نے جماعتی نمبر پر رابطہ کر کے مزید کتب ارسال کرنے کی درخواست کی اور ان سے ایک رابطہ بن گیا۔ ایک دن ان کی دعوت پر ان کے گھر گئے۔ بنیادی گفتگو کے بعد موصوف نے از خود بیعت کے لیے خواہش کا اظہار کیا۔ ان کو کہا گیا کہ مزید غور و فکر کر لیں تو موصوف نے کہا کہ جب سچائی کھل گئی ہے تو اس پر مزید تاخیر کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ تمسخر کرنے کے مترادف ہے لہٰذا بلا تاخیر میں بیعت کر کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرنا چاہتا ہوں اور بڑے اخلاص کے ساتھ نظام جماعت اور نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہر کام میں ایکٹو ہیں۔

اسی طرح ایک اَور امام کا واقعہ ہے۔ لوکل مشنری شریف کبا صاحب ایک دُور دراز کے علاقے طالیبے میں گئے، گنی کناکری ملک کی بات ہے۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد مسجد میں موجود گاؤں کے امام صاحب کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کا مقام جو

JYOTI SAW MILL

SK. ZAHOOR AHMAD
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا : شیخ ظہور احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان کیا ہے بڑی تفصیل سے پیش کیا۔ کہتے ہیں جب پیغام مکمل کر لیا تو مسجد کے امام الحسین سوما صاحب نے سب کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ صدقِ دل سے اور تمام سچائی کے ساتھ میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں کہ ان احباب کے آنے سے کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ کچھ اجنبی لوگ ہمارے گاؤں میں آئے ہیں اور ہم جو مسلمان ہیں ہمیں اسلام کا ہی پیغام دے رہے ہیں اور ان کے پیغام میں اتنی پاکیزگی اور سچائی ہے کہ ہمارا گاؤں تیز روشنی سے منور ہو گیا ہے اور تمام اندھیرے دُور ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں اس پر میری آنکھ کھل گئی اور میں سوچنے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے کی طرف لانا چاہتا ہے۔ آج جب میں ان کی باتیں سن رہا ہوں میرا دل اس نور سے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا حقیقتاً منور ہوتا جا رہا ہے اور یہ کہنے لگے کہ بغیر کسی شک کے میں بیعت کر کے اس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہا ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے باوجود مولوی ہونے کے ان کا دل کھولا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیا ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لیے آیا جس کے حق میں ہے۔ اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا (المزمل: آیت 16)‘‘ یعنی یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لیے نشان ہو۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی اس اہم نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’باز آ جاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے……

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 409)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا ہونا اور لوگوں کے دل آپ کی قبولیت کے لیے کھولنا، دشمن کو خائب و خاسر کرنا اور ہمیں اس پاک جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دینا یہ ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں اپنی حالتوں کو ہمیشہ ایسا رکھیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں ہمیں حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق دار بنانے والی ہوں اور ہم اس فیض سے فیض اٹھانے والے ہوں جو آپؑ سے حقیقی رنگ میں وابستہ رہنے والوں کو ملنا ہے یا ملتا ہے۔

ہمارے عملی نمونے بھی ایک خاموش تبلیغ ہیں اور اس کے بھی بہت سے واقعات ہیں۔ لوگوں پر اس کا اثر ہوتا ہے آپ کے جلسے پر آنے والے بھی اس کا اظہار کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ لوگ جو ماشاء اللہ کافی بڑی تعداد میں یہاں جمع ہیں، تقریباً بیالیس ہزار کی تعداد میں، خیریت سے لوگوں کو گھروں کو لے جائے ہر قسم کی تکلیفوں سے بچائے۔

احمدیوں کے لیے خاص طور پر دعا کریں جو پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی آزادی دے۔

ان دنوں میں ایک فیصلہ جو پاکستان کی عدالت نے کیا اس پر بعض لوگ غلط قسم کے سخت الفاظ والے تبصرے کر دیتے ہیں۔ ہمیں کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ہے تو ہمیں ان دنیاوی لوگوں کو خدا بنانے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں اس واحد و یگانہ خدا کے آگے جھکنا چاہیے اور پہلے سے زیادہ جھکنا چاہیے تا کہ وہ ہمارے لیے آسانیاں پیدا کرے اور دشمن کو خائب و خاسر کرے۔ اس لیے کسی کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں مصروف کریں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق دے۔

دنیا کی عمومی حالت کے لیے بھی دعا کریں۔

ایک تباہی کے دہانے پر یہ دنیا کھڑی ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے کو نہیں پہچانتی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جنگ کی اور دوسری آفات کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

☆……☆……☆

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان میں امسال یکم اپریل سے داخلے شروع ہیں

برائے مربی کورس/شارٹ ٹرم معلم کورس

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر دُنیا بھر میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جامعہ احمدیہ میں یکم اپریل سے (سات سالہ مربی کورس، شارٹ ٹرم معلم کورس اور مدرسۃ الحفظ) کے لئے داخلہ کی کاروائی شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا وہ طلباء جن کے میٹرک یا 2+ کے امتحان مکمل ہو گئے ہیں، اور وہ جامعہ احمدیہ میں یا شارٹ ٹرم معلم کورس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت یا نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کے لئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہوں گے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) اسی طرح شادی شدہ اور گریجویٹ احباب کے لئے شارٹ ٹرم معلم کورس کا دورانیہ ڈھائی سال مقرر ہے جس میں دو سال (24 ماہ) تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔ جبکہ میٹرک/2+ پاس اور انڈر گریجویٹ کے لئے معلم کورس کا دورانیہ ساڑھے تین سال مقرر ہے جس میں 3 سال تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔

(5) داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کے لئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com
WAQF-E-NAU DEPARTMENT (NAZARAT TALEEM)
Darul Balagh,CIVIL LINE,QADIAN
DISTRICT:GURDASPUR,PUNJAB(INDIA)PIN:143516
CONTACT:01872-500975

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی اُن پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 226)

طالب دعا : سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزئن، جلد 4، صفحہ 375)

طالب دعا : میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
☎ 7008220172 9437147910
✉ ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات
(سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
(تحقیق و ترتیب: آصف احمد خان)

باب اول (قسط نمبر 3)

عرب و عجم قبل از اسلام اور آنحضور ﷺ کے آباء و اجداد

ایران اور ہند:

عرب کی طرح ایران اور ہند بھی بت پرستی اور شرک سے بھرے پڑے تھے۔ جنکا ذکر آپؑ نے مذکورہ حوالہ میں کیا ہے۔ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایران میں صدیوں پہلے مادہ پرستی رائج ہو چکی تھی۔ تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں ایران میں اشکانی خاندان حکمران تھا۔ اس زمانہ میں بھی لوگ چاند، سورج اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ آفتاب کو مہر کہتے تھے اور اسے کنبہ کا محافظ سمجھتے تھے۔ آفتاب طلوع ہوتا تو پرستش کے لئے گردنیں خم ہو جاتیں۔ آفتاب کے نام پر قربانیاں اور نذر نیاز دیا کرتے تھے۔

(تاریخ ایران از مقبول بیگ بدخشاں جلد نمبر 1 صفحہ 166، صفحہ 167)

ایران کی یہ بت پرستی آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک عروج پر تھی۔ اس کا ایک ثبوت ان روایات میں بھی ملتا ہے جن میں حضرت سلمان فارسیؓ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انکا خاندان مقدس آگ کی حفاظت پر مامور تھا۔ نیز وہ روایات بھی اس کا ثبوت ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ ولادت رسول اللہ ﷺ کے وقت ایران کی مقدس آگ جو صدیوں سے روشن تھی بجھ گئی۔

(سیرت النبی ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ 166)

اسی طرح آپؑ نے ہند کی بت پرستی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی بہت سے تاریخی ثبوت موجود ہیں۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ بعثت سے عرصہ قبل ہند میں بت پرستی رائج ہو چکی تھی۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش میں جین مت اور بت پرستی کے ضمن میں لکھا ہے کہ **”بہت لوگوں نے جین مت قبول کیا لیکن وہ لوگ جو پہاڑی کاشی قنوج والے تھے انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہ کیا۔ وہ جین وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی بنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اسکے پڑھنے پڑھانے وغیرہ اور برہچر یہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں ویدوں وغیرہ کی پائیں انہیں تلف کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا اور تکلیف دی۔ جب انکو خوف اور خطرہ نہ رہا تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیروؤں کی بے عزتی کرنے لگے۔ اور طرف داری سے سزا بھی دینے لگے۔ اور خود عیش و آرام اور غرور میں پھول کر پھرنے لگے۔ شبھ دیر سے لیکر مہابیر تک اپنے تیر تھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش کرنے لگے۔ یعنی پاشان وغیرہ مورتی کی بنیاد جینیوں سے پھیلی پرمیشر کا ماننا کم ہوا پتھر کی مورتی پوجا میں مصروف ہو گئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینوں کی حکومت رہی۔ بہت لوگ وید کے حکم سے ناواقف ہو گئے۔ اس بات کو تقریباً اڑھائی ہزار برس گزرے ہوں گے۔“**

(ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ جین مت صفحہ 414، صفحہ 415)

یہود کی حالت:

یہود جو انبیاء کی اولاد اور اہل کتاب کہلاتے تھے انکی دینی و اخلاقی بدحالی کے بارہ میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”اور خود کسی تاریخ دان اور واقف حقیقت کو اس سے بے خبری نہیں ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت تک ہر یک قوم کی ضلالت اور گمراہی کمال کے درجہ تک پہنچ چکی تھی اور کسی صداقت پر کامل طور پر ان کا قیام نہیں رہا تھا۔ چنانچہ اگر اول یہودیوں ہی کے حال پر نظر کریں تو ظاہر ہو گا کہ ان کو خدائے تعالیٰ کی ربوبیت تامہ میں بہت سے شک اور شبہات پیدا ہو گئے تھے اور انہوں نے ایک ذات رب العالمین پر کفایت نہ کر کے صدہا ارباب متفرقہ اپنے لئے بنا رکھے تھے یعنی مخلوق پرستی اور دیوتا پرستی کا بغایت درجہ ان میں بازار گرم تھا۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ حال قرآن شریف میں بیان کر کے فرمایا ہے۔ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ یعنی یہودیوں نے اپنے مولوی اور درویشوں کو کہ جو مخلوق اور غیر خدا ہیں، اپنے رب اور قاضی الحاجات ٹھہرا رکھے ہیں۔ اور نیز اکثروں کا یہودیوں میں سے بعض نیچریوں کی طرح یہ اعتقاد ہو گیا تھا کہ انتظام دنیا کا قوانین منضبطہ پر چل رہا ہے اور اس قانون میں مختارانہ تصرف کرنے سے خدائے تعالیٰ قاصر اور عاجز ہے۔ گویا اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں نہ اس قاعدہ کے برخلاف کچھ ایجاد کر سکتا ہے اور نہ فنا کر سکتا ہے بلکہ جب سے کہ اس نے اس عالم کا ایک خاص طور پر شیرازہ باندھ کر اس کی پیدائش سے فراغت پالی ہے تب سے یہ کل اپنے ہی پرزوں کی صلاحیت کی وجہ سے خود بخود چل رہی ہے اور رب العالمین کسی قسم کا تصرف اور دخل اس کل کے چلنے میں نہیں رکھتا۔ اور نہ اس کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق اور اپنی خوشنودی ناخوشنودی کے رو سے اپنی ربوبیت کو بہ تفاوت مراتب ظاہر کرے یا اپنے ارادۂ خاص سے کسی طور کا تغیر اور تبدل کرے بلکہ یہودی لوگ خدائے تعالیٰ کو جسمانی اور مجسم قرار دے کر عالم جسمانی کی طرح اور اس کا ایک جز سمجھتے ہیں۔ اور ان کی نظر ناقص میں یہ سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتیں کہ جو مخلوق پر جائز ہیں وہ خدا پر بھی جائز ہیں اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے۔ اور ان کی توریت میں جو محرف اور مبدل ہے خدائے تعالیٰ کی نسبت کئی طور کی بے ادبیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب میں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ یعقوب سے تمام رات صبح تک کشتی لڑا کیا۔ اور اس پر غالب نہ ہوا اسی طرح برخلاف اس اصول کے کہ خدائے تعالیٰ ہر یک مافی العالم کا رب ہے۔ بعض مردوں کو انہوں نے خدا کے بیٹے قرار دے رکھا ہے۔ اور کسی جگہ عورتوں کو خدا کی بیٹیاں لکھا گیا ہے اور کسی جگہ بیبل میں یہ بھی فرما دیا ہے کہ تم سب خدا ہی ہو۔ اور سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں نے بھی انہیں تعلیموں سے مخلوق پرستی کا سبق سیکھا ہے کیونکہ جب عیسائیوں نے معلوم کیا کہ بائیبل کی تعلیم بہت سے لوگوں کو خدا کے بیٹے اور خدا کی بیٹیاں بلکہ خدا ہی بناتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آؤ ہم بھی اپنے ابن مریم کو انہیں میں داخل کریں تا وہ دوسرے بیٹوں سے کم نہ رہ جائے۔ اسی جہت سے خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ عیسائیوں نے ابن مریم کو ابن اللہ بنا کر کوئی نئی بات نہیں نکالی بلکہ پہلے بے ایمانوں اور مشرکوں کے قدم پر قدم مارا ہے۔ غرض حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں کی یہ حالت تھی کہ مخلوق پرستی بدرجہ غایت ان پر غالب آ گئی تھی اور عقائد حقہ سے بہت دور جا پڑی تھی یہاں تک کہ بعض ان کے ہندوؤں کی طرح تناسخ کے بھی قائل تھے اور بعض جزا سزا کے قطعاً منکر تھے۔ اور بعض مجازات کو صرف دنیا میں محصور سمجھتے تھے اور قیامت کے قائل نہ تھے۔ اور بعض یونانیوں کے نقش قدم پر چل کر مادہ اور روحوں کو قدیم اور غیر مخلوق خیال کرتے تھے۔ اور بعض دہریوں کی طرح روح کو فانی سمجھتے تھے اور بعض کا فلسفیوں کی طرح یہ مذہب تھا کہ خدائے تعالیٰ رب العالمین اور مدبر بالارادہ نہیں ہے۔ غرض مجذوم کے بدن کی طرح تمام خیالات ان کے فاسد ہو گئے تھے اور خدائے تعالیٰ کی صفات کاملہ ربوبیت و رحمانیت و رحیمیت اور مالک یوم الدین ہونے پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے نہ ان صفتوں کو اس کی ذات سے مخصوص سمجھتے تھے اور نہ ان صفتوں کا کامل طور پر خدائے تعالیٰ میں پایا جانا یقین رکھتے تھے بلکہ بہت سی بدگمانیاں اور بے ایمانیاں اور آلودگیاں ان کے اعتقادوں میں بھر گئی تھیں اور توریت کی تعلیم کو انہوں نے نہایت بدشکل چیز کی طرح بنا کر شرک اور بدی کی بدبو کو پھیلانا شروع کر رکھا تھا۔ پس وہ لوگ خدائے تعالیٰ کو جسمانی اور جسم قرار دینے میں اور اس کی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ صفات کے معطل جاننے میں اور ان صفتوں میں دوسری چیزوں کو شریک گرداننے میں اکثر مشرکین کے پیشوا اور سابقین اولین میں سے ہیں“

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 463 تا 466 حاشیہ نمبر 11)

یہود کی اخلاقی ابتری کا ذکر قرآن اور بائیبل میں صراحتاً موجود ہے مثلاً سورۃ البقرہ میں ہے کہ: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ (البقرہ:84) اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم اِعراض کرنے والے تھے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (المائدۃ: 19) اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تُو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم ان میں سے جن کو اُس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (المائدہ:79) جن لوگوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا وہ داؤد کی زبان سے لعنت ڈالے گئے اور عیسیٰ ابنِ مریم کی زبان سے بھی۔ یہ اُن کے نافرمان ہو جانے کے سبب سے اور اس سبب سے ہوا کہ وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

یہود کی حالت پر حضرت عیسیٰؑ نے بھی بارہا افسوس کا اظہار کیا ہے اناجیل اس قسم کے بیانات سے بھری پڑی ہے جن میں حضرت عیسیٰؑ نے اس وقت کے یہودی فقیہوں اور عالموں کو انکی بدکرداری کی وجہ سے برا بھلا کہا۔

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 8 تا 11، مطبوعہ کینیڈا 2018)

❀❀❀

شادی بیاہ پر فضول خرچی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرح حرام ہیں …… ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہو گی اس لئے حرام ہے…… دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں…… اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے۔---

اگر کوئی شخص…… شکر (مٹھائی) وغیرہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوتے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 389-394)

امت محمدیہ میں آنے والا موعود مسیح نبی ہوگا یا نہیں؟ قرآن وحدیث سے صحیح مسلم کی حدیث

عیسیٰ نبی اللہ کے تائیدی شواھد

(عبدالسمیع خان۔ اُستاد جامعہ احمدیہ کینیڈا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ میں مسیح کے رنگ میں آنے والے ایک موعود کی خبر دی جس نے کثرت مکالمہ ومخاطبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے امتی نبی کا نام پایا

(قسط نمبر 2)

حدیث کی شروح میں ذکر

اس کے بعد کتب حدیث کی شروح کا ذکر ہے۔ جن بزرگوں نے مذکورہ بالا کتب کی شرح لکھی ہے یعنی وضاحت کی ہے ان میں تو ظاہر ہے یہ حدیث موجود ہے۔ لیکن جن کتب حدیث میں یہ حدیث بیان نہیں ہوئی ان کے شارحین نے بھی دجال اور یاجوج ماجوج کے حوالے سے اس حدیث کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی ایک شرح فتح الباری ہے بخاری میں یہ حدیث نہیں ہے مگر اس کے شارح نے یاجوج ماجوج والی احادیث کی تشریح کے لیے مسلم کی نبی اللہ والی حدیث کو درج کیا ہے۔

(1) فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ المؤلف: أحمد بن علی بن حجر الشافعي۔ كِتَابُ الْفِتَنِ بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ حدیث نمبر ۷۱۳۵۔

(2) مسلم کی شروح میں سے بھی نمونہ کے طور پر ایک شرح کا حوالہ یہ ہے۔ إِكْمَالُ الْمُعْلِمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ۔ المؤلف: عیاض بن موسی السبتی، (المتوفی: ۵۴۴ھ) جلد ۸ صفحہ ۴۸۶۔

(3) سنن ابن ماجہ کی شرح ہے۔ کفایة الحاجة۔ المؤلف: محمد بن عبد الهادی نور الدین السندی (المتوفی: ۱۱۳۸ھ) جلد ۲ صفحہ ۵۰۸۔ كِتَابُ الْفِتَنِ باب فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ حدیث نمبر ۴۰۷۵۔

(4) سنن ابوداؤد کی شرح ہے۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود، المؤلف: محمد أشرف بن أمير، العظيم آبادی (المتوفی: ۱۳۲۹ھ) کتاب الملاحم باب خروج الدجال جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲)

(5) یہ حدیث مشکوۃ المصابیح میں بھی ہے جسے حدیث کا انسائیکلو پیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔ مشكاة المصابيح۔ المؤلف: محمد بن عبداللہ الخطیب (المتوفی: ۷۴۱ھ) جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۷ کتاب الفتن باب العلامات بین یدی الساعة

(6) مشکوٰۃ المصابیح کی شروح میں بھی اس حدیث کی شرح کی گئی ہے۔ مرقاة المفاتيح۔ المؤلف: علی بن (سلطان) محمد الملا الهروی القاری (المتوفی: ۱۰۱۴ھ) كِتَابُ الْفِتَنِ۔ بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ حدیث نمبر ۵۴۷۵۔

(7) شرح الطیبی علی مشكاة المصابيح۔ المؤلف: الحسين بن عبد الله الطيبی (۷۴۳ھ) کتاب الملاحم باب العلامات بین یدی الساعة جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵۷) حدیث نمبر ۵۴۷۵

دیگر کتب علماء اسلام

مسیح نبی اللہ والی حدیث صدیوں سے نقل در نقل ہوتی آئی ہے اور کسی نے اس کی صحت، اس کے مضمون یا مسیح کے نبی اللہ ہونے پر اعتراض نہیں اٹھایا۔ بڑے بڑے علماء نے اس کو اپنی کتب میں درج کیا ہے ان کی تعداد بیسیوں میں ہے ان میں مفسرین بھی ہیں، محدثین بھی اور علم کلام کے ماہرین بھی۔ قدیم بھی ہیں اور جدید بھی۔ ان میں سے صرف چند مشہور بزرگوں کی کتب پیش ہیں۔ ان کو زمانی لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ ہر زمانہ میں یہ حدیث مشہور رہی ہے۔

(1) الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم۔ المؤلف: محمد بن فتوح (المتوفی: ۴۸۸ھ) جلد ۳ صفحہ ۵۲۵

(2) تاریخ دمشق۔ المؤلف: أبوالقاسم علی المعروف بابن عساکر (المتوفی: ۵۷۱ھ) جلد ۲ صفحہ ۲۲۰

(3) جامع الأصول فی أحادیث الرسول۔ المؤلف: ابن الأثیر (المتوفی: ۶۰۶ھ) جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۱

(4) عقد الدرر فی أخبار المنتظر۔ المؤلف: یوسف بن یحیی (المتوفی: ۶۵۸ھ) باب ۱۲ فی ما یجری من الفتن فی خروج یأجوج ومأجوج جلد ۱ صفحہ ۳۶۳

(5) التذکرة بأحوال الموتی المؤلف: شمس الدین القرطبی (المتوفی: ۶۷۱ھ) جلد ۱ صفحہ ۱۲۹۱

(6) بغیة المرتاد۔ المؤلف: امام ابن تیمیة (المتوفی: ۷۲۸ھ) جلد ۱ صفحہ ۴۷۹

(7) لباب التأويل فی معانی التنزيل۔ المؤلف: علاء الدین المعروف بالخازن (المتوفی: ۷۴۱ھ) جلد ۳ صفحہ ۲۴۳۔ زیر آیت انبیاء ۹۷

(8) تهذيب الكمال فی أسماء الرجال۔ المؤلف: یوسف الکلبی المزی (المتوفی: ۷۴۲ھ) جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۵

(9) التمسك بالسنن المؤلف: أبوعبداللہ محمد الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ) باب تقسیم السنة إلی حسنة و سیئة من حیث اللغة جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۔

(10) تفسیر ابن کثیر۔ المؤلف: أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر (المتوفی: ۷۷۴ھ) جلد ۲ صفحہ ۴۶۲۔ زیر آیت نساء ۱۶۰۔ ابن کثیر نے اور بھی کئی کتب میں ذکر کیا ہے۔

(11) اللباب فی علوم الکتاب۔ المؤلف: أبو حفص سراج الدین عمر النعمانی (المتوفی: ۷۷۵ھ) جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۹۔ زیر آیت کہف ۸۴

(12) الفتح الکبیر۔ المؤلف: جلال الدین السیوطی (المتوفی: ۹۱۱ھ) جلد ۲ صفحہ ۲۴۵۔ حدیث نمبر ۱۶۴۸۔ امام سیوطی نے کئی کتب میں ذکر کیا ہے۔

(13) تاریخ الخمیس۔ المؤلف: حسین بن محمد بن الحسن الدِّیاربَکری (المتوفی: ۹۶۶ھ) جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔

(14) کنز العمال۔ المؤلف: علاء الدین الشہیر بالمتقی الہندی (المتوفی: ۹۷۵ھ) جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۷۔

(15) السراج المنیر۔ المؤلف: شمس الدین، محمد بن أحمد الخطیب (المتوفی: ۹۷۷ھ) جلد ۲ صفحہ ۴۰۸۔ زیر آیت کہف ۹۹۔

(16) دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین۔ المؤلف: محمد علی بن الصدیقی الشافعی (المتوفی: ۱۰۵۷ھ) کتاب الأُمور المَنهی عَنْهَا جلد ۸ صفحہ ۶۲۵۔

(17) لوامع الأنوار البھیة۔ المؤلف: شمس الدین السفارینی (المتوفی: ۱۱۸۸ھ) فَصْلٌ فِيْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَعَلَامَاتِهَا۔ العلامة الرابعة خروج يأجوج و مأجوج جلد ۲ صفحہ ۱۲۰۔

(18) أحادیث فی الفتن والحوادث۔ المؤلف: محمد بن عبدالوھاب التمیمی النجدی (المتوفی: ۱۲۰۶ھ) باب: الدجال وصفه ومامعه جلد ۱ صفحہ ۱۶۲۔ فرقہ اہل حدیث انہی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

(19)۔: التفسیر المظہری۔ المؤلف: المظہری، محمد ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی: ۱۲۲۵ھ) جلد ۳ صفحہ ۳۱۱۔ زیر آیت انعام ۱۵۹۔

(20)۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح۔ المؤلف: محمد أنور شاہ الکشمیری (المتوفی: ۱۳۵۳ھ) حدیث غير الدجال أخوفنی عليكم۔ جلد ۱ صفحہ ۱۲۳۔

(21) معارج القبول بشرح سلم الوصول۔ المؤلف: حافظ بن أحمد الحکمی (المتوفی: ۱۳۷۷ھ) الْإِيمَانُ بِأَمَارَاتِ السَّاعَةِ جلد ۲ صفحہ ۶۹۸۔

(22)۔: أضواء البيان فی إيضاح القرآن۔ مسلم کی دونوں سندوں سے درج کی ہے۔ المؤلف: محمد الأمین بن محمد الجکنی الشنقیطی (المتوفی: ۱۳۹۳ھ) جلد ۳ صفحہ ۳۴۴۔ زیر آیت کہف ۹۹۔

(23)۔: إتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم۔ المؤلف: حمود بن عبداللہ التویجری (المتوفی: ۱۴۱۳ھ) ما جاء فی فتنة الدجال جلد ۳ صفحہ ۵۳۔

(24)۔ صحیح الجامع الصغیر وزیاداته۔ المؤلف: أبو عبدالرحمٰن محمد ناصر الدین الألبانی (المتوفی: ۱۴۲۰ھ) جلد ۲ صفحہ ۷۶۶۔ علامہ البانی نے کئی کتب میں ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔

(25)۔: تعلیق مختصر علی کتاب لمعة الاعتقاد۔ المؤلف: محمد بن صالح بن محمد العثیمین (المتوفی: ۱۴۲۱ھ) فصل: الإیمان بکل ما أخبر به الرسول جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۔

یہ آخری حوالہ ۱۴۲۱ھ کا ہے یعنی ۱۵ ویں صدی ہجری اسلامی کے پہلے ۲۱ سالوں تک یہ عقیدہ تھا کہ مسیح نبی اللہ ہوں گے مگر اب ان کے امتی ہونے یعنی بغیر نبوت کے آنے کا عقیدہ تیزی سے پرورش پا رہا ہے لیکن اس زمانہ میں بھی جو لوگ احادیث پر نظر رکھتے ہیں وہ مسیح کے نبی اللہ ہونے کی احادیث درج کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کئی جماعت احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اس طویل ذخیرہ میں سے چند کتب کے نام درج ہیں:

(26) الجموع البھیة، المؤلف۔ أبوالمنذر محمود المنیاوی۔ القیامة الصغریٰ المؤلف: عمر بن سلیمان الأشقر۔ أشراط الساعة المؤلف: عبد اللہ بن سلیمان الغفیلی۔ صحیح أشراط الساعة۔ المؤلف: عصام موسی ھادی ---- أَرکانُ الإیمانِ۔ جمع وإعداد: علی بن نایف الشحود۔ شرح لمعة الاعتقاد۔ المؤلف: أبو عبد اللہ، أحمد الحازمی۔ التفسیر الحدیث المؤلف: دروزة محمد عزت۔ موسوعة الصحیح المسبور من التفسیر بالمأثور۔ المؤلف حکمت بن بشیر۔

مندرجہ بالا تمام کتب کے حوالے حدیث کے آن لائن مجموعہ المکتبة الشاملہ میں تلاش کیے جاسکتے ہیں۔

مسیح ؑکس طرح کے نبی ہیں

یاد رہے کہ مسیح کا امت محمدیہ میں بطور نبی آنا ختم نبوت کے مخالف نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کمالات نبوت تمام ہو گئے شریعت مکمل ہوگئی اخلاق عالیہ انتہا کو پہنچ گئے، آپ کا دور عالمگیر اور قیامت تک ہے۔ سب نبیوں کے فیض بند ہو گئے مگر آپ کے فیوض پہلے سے بڑھ کر جاری ہیں۔ اب ہر روحانی برکت آپ کے فیض اور اطاعت سے ملے گی۔ جن میں وحی اور الہام کا سلسلہ بھی ہے۔

جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ جو بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے فوت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ میں مسیح کے رنگ میں آنے والے ایک موعود کی خبر دی جس نے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے امتی نبی کا نام پایا یعنی اللہ نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے کثرت سے وحی کی جس میں کثرت سے غیب کی خبریں شامل تھیں اور یہی نبی کے بنیادی معنی ہیں۔ اس نے یہی دعویٰ کیا کہ میں بغیر نئی شریعت کے دین محمدی کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فرزند اور غلام۔ اور مسیح موعود کا یہی مقام بزرگان سلف بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک بزرگان سلف کے ارشادات کی روشنی میں)

(. urdu/ www.alislam.org)

اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ؑنے خدا سے حکم پا کر مسیح موعود اور عیسیٰ نبی اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ آپ نے ختم نبوت اور مسیح کے نبی اللہ ہونے کے درمیان بظاہر نظر تضاد کو دور کرتے ہوئے فرمایا: ’’ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النّبیّین ہے اور اسی طرح وہ کتاب اُس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے…… رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپؐ پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالاتِ متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع کر دیے گئے اور اس طرح پر آپ طبعاً خاتم النّبیّین ٹھیرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں، وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھیرا۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۱۱، ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔

وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت ﷺ کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰)

پھر فرمایا: ہزاروں اس امت سے مکالمات اور مخاطبات کے شرف سے مشرف ہوئے اور انبیاء کے خصائص ان میں موجود ہوتے رہے ہیں۔ سینکڑوں بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ایسے دعوے کئے چنانچہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ایک کتاب فتوح الغیب کو ہی دیکھ لو۔ آنحضرت کے بعد بھی آپ کی امت میں نبوت ہے اور نبی ہیں مگر لفظ نبی کا بوجہ عظمت نبوت استعمال نہیں کیا جاتا لیکن برکات اور فیوض موجود ہیں۔

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد ۶ صفحہ ۳۸۸۔۳۸۹۔ زیر آیت خاتم النبیین)

اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت سید عبد القادر شعرانیؒ فرماتے ہیں: انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقب نبوت پاتے ہیں ہم سے النبی کا نام روکا گیا ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انبیاء الاولیاء میں سے ہوتا ہے۔

(الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۳۹)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے...... میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا۔ سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزار ہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے۔...... عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تا کہ اس میں اور اس کے غیر میں امتیاز ہو۔ اس لیے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لیے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تا کہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۷۶۔۴۷۸)

الغرض وہ مسیح آ گیا جس کی محمد رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی نبوت کا معاملہ بھی قرآن و حدیث سے حل ہو گیا کہ وہ ختم نبوت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خادم اور متبع اور شان محمدی کو نمایاں کرنے والی ہے۔ وھو المقصود

* * *

بقیہ مجلس عرفان از صفحہ نمبر 11

کر سکتا ہوں کہ اچھی opportunities ہیں تو پھر مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔

اظہارِ شکرگزاری کے لیے عبادت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا شکر ادا کرو، مَیں تمہیں نعمتوں میں اور بڑھاؤں گا، تو جب آدمی شکرگزار ہوتا ہے تو پھر اظہار بھی کرتا ہے۔ تو اظہار کرنے کے لیے پھر اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ اگر تم نے مجھ سے شکرگزاری کا اظہار کرنا ہے تو پھر میرے پاس پانچ وقت آنا پڑے گا۔ میرے پاس پانچ وقت آ جاؤ، مَیں تمہیں شکرگزاری میں اور بڑھاؤں گا اور تمہارے انعامات بڑھاتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ کی محبّت اور عبادت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ اپنے دماغ کو اس طرف لانا ہوگا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ہمیں پیار ہوگا تو اس کی عبادت بھی ہو گی۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اگر صرف فرض سمجھ کے ٹھوکریں مار کے چلے جاتے ہو تو اللہ کہتا ہے کہ اس کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآنِ شریف میں لکھا ہے کہ ایسے بعض لوگوں کی نمازیں جو نماز کا حق ادا نہیں کرتے، ان کو واپس کر دوں گا، ایک تو یہی ہے کہ لوگوں کے حق ادا نہیں کرتے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے سستی سے کھڑے ہوتے ہیں کہ کیا مصیبت پڑ گئی ہے؟ امّاں نے کہا ہے کہ نماز پڑھ لو، چلو! امّاں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھ لیتے ہیں، ابّا نے کہا ہے کہ نماز پڑھ لو تو چلو! چلے جاتے ہیں یا خدام الاحمدیہ نے کہا کہ آج میٹنگ ہے تم نے وہاں آنا ہے تو اس بہانے چلو! چلیں گے تو مغرب کی نماز پڑھ لیں گے اور عشاء بھی پڑھ لیں گے یا جمعہ پڑھنا مجبوری ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ پہلے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا کرو پھر نماز پڑھنے کا مزہ آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اپنے اندر ماں باپ سے زیادہ محبّت میرے لیے پیدا کرو۔ اس لیے استغفار زیادہ کرو اور نماز میں ہی دعا مانگو کہ اللہ میاں! تُو ہمیں اپنی محبّت عطا کر دے۔ پھر انسان صحیح مومن بنتا ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2025ء)

* * *

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ❁ قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ❁ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ❁ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ❁ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو، نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آ سکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہو سکتی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ستمبر 2018ء)

طالبِ دعا: SK Ghulam Mashi/Jaibun Nisha and with family

واقفینِ زندگی

چاند کے ہیں گرد تارے واقفینِ زندگی ❁ دینِ احمد کے دلارے واقفینِ زندگی
ترکِ دنیا کر کے پائی ہے فقیری کی ادا ❁ عاجزی کے ہیں منارے واقفینِ زندگی
وقت کی ہر آزمائش میں رہے ثابت قدم ❁ صبر کے پیکر ہیں سارے واقفینِ زندگی
راہ مولیٰ میں لٹایا چین بھی آرام بھی ❁ غم بھی ہنس کر ہیں گزارے واقفینِ زندگی
ان کی قربانی سے مہکا ہے ہمارا گلستاں ❁ حسن ایماں کے نظارے واقفینِ زندگی
ظلمتوں میں بانٹتے پھرتے ہیں نورِ آگہی ❁ علم و عرفاں کے ستارے واقفینِ زندگی
لے کے پیغام محبت چل پڑے ہیں باخدا ❁ ساری دنیا میں ہمارے واقفینِ زندگی
شب کی تنہائی میں کرتے ہیں مناجاتِ حضور ❁ اپنے اشکوں سے یہ سارے واقفینِ زندگی
ہے دعا زاہد ہماری یہ سدا کھلتے رہیں ❁ پھول گلشن میں ہمارے واقفینِ زندگی

(سید طاہر احمد زاہد)

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے

ایک ضروری یاددہانی!

اپنے پیارے امام امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کے زیرِ تابع اپنے آپ کو روحانی آہنی قلعے میں محفوظ کرنے کے لیے

کیا آج ہم نے درج ذیل دعاؤں کا وِرد کر لیا ہے؟

200 دفعہ دُرود شریف

(بڑی عمر کے افراد 200 دفعہ۔ 15 سے 25 سال کے افراد، (کم از کم) 100 دفعہ۔ بچے 33 دفعہ۔ چھوٹے بچے، 3 سے 4 دفعہ۔ والدین کے ساتھ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔
اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر)

(Holy is Allah and worthy of all praise. Holy is Allah,the Great. O Allah! bestow Your blessings on Muhammad^sa and on the people of Muhammad^sa.)

100 دفعہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ترجمہ: میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اُسی کی طرف جھکتا ہوں)

100 دفعہ درج ذیل دعا

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

(ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

(O my Lord! Everything serves You. So, O my Lord, protect me and help me and have mercy on me.)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے اس روحانی آہنی قلعے میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

* * *

مجلس عرفان

پہلے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا کرو پھر نماز پڑھنے کا مزہ آئے گا

اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اپنے اندر ماں باپ سے زیادہ محبّت میرے لیے پیدا کرو

اس لیے استغفار زیادہ کرو اور نماز میں ہی دعا مانگو کہ اللہ میاں! تُو ہمیں اپنی محبّت عطا کر دے۔ پھر انسان صحیح مومن بنتا ہے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ورجینیا ریجن کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ ۳۰؍دسمبر ۲۰۲۴ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ورجینیا ریجن کے ایک وفد کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

یاد رہے کہ اس سے قبل اسی ریجن کا ایک سترہ رکنی وفد مورخہ ۳۰؍نومبر ۲۰۲۴ء کو حضورِ انور سے بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

جب حضورِ انور ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

دورانِ ملاقات حضورِ انور نے ہر خادم سے انفرادی گفتگو فرمائی اور ان سے تفصیلی تعارف حاصل کیا۔ بعد ازاں خدام کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں سوالات کرنے اور ان کی روشنی میں بیش قیمت راہنمائی حاصل کرنے کا موقع بھی ملا۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ انہیں اچھے، دیانت دار اور با اخلاق انسان بننے کے لیے مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز عرض کیا کہ کیا پیارے حضور راہنمائی فرما سکتے ہیں کہ یہ بات کیوں درست نہیں ہے اور یہ کہ انسان کو صحیح راستہ پر چلنے کے لیے مذہب کی کیوں ضرورت ہے؟

حضورِ انور نے اس پر فرمایا کہ پچھلے دنوں ہی مَیں نے ایک جواب میں بتایا تھا کہ ضروری نہیں ہے کہ جو اچھے moral والے ہیں وہ ضرور مذہبی لوگ ہی ہوں۔ اب بہت سارے مسلمان claim کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن یہ مسلمان آجکل کیا کر رہے ہیں؟ ان کے یہ morals کوئی اچھے تو نہیں ہیں۔

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ اس کے بجائے بعض atheists ہیں، وہ زیادہ اچھے morals کے حامل ہیں، بعض جو practising مسلمان نہیں ہیں یا کرسچن نہیں ہیں یا کوئی بھی مذہب نہیں رکھتے، ان میں بھی اچھے morals پائے جاتے ہیں۔

تو اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کا قصور نہیں ہے یا مذہب کا قصور نہیں ہے کہ morals نہیں سکھاتا۔ ہر نبی جو آیا ہے اس نے morals سکھائے ہیں، کامن ٹیچنگ ہر ایک کی یہ ہے کہ خدا کو ایک سمجھو، عبادت کرو اور اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ Christianity کی بھی یہی تعلیم ہے، بدھ اِزم کی بھی تعلیم ہے، موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی یہی اسلامی تعلیم ہے۔

حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ ہر نبی نے یہی سکھایا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کسی بھی moral کی basis ہیں، وہ مذہب سے ہی آئی ہیں اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنہوں نے اخلاق سیکھا ہے، وہ مذہب سے ہی سیکھا ہے۔ آگے اَور بات ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم خدا کو نہیں مانتے، ہم مذہب کو نہیں مانتے، یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان میں بھی اچھے morals والے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو مذہب کو نہیں مانتے، لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم مذہب کو مانو گے، میرا حق ادا کرو گے اور ساتھ ہی تمہارے اچھے morals بھی ہوں گے تو مَیں تمہیں کئی گنا reward دوں گا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ لوگ جو مذہب کو مانتے ہیں، بظاہر نمازیں پڑھنے والے ہیں، لیکن اگر وہ غریبوں کا حق نہیں ادا کرتے، سچ نہیں بولتے، لڑائیوں میں involve ہیں اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے ہیں تو مَیں ان کی نمازیں بھی قبول نہیں کروں گا اور ان کو جہنّم میں ڈال دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے تو خود کہہ دیا کہ صرف مذہب کو ماننا ضروری نہیں ہے، اچھے اخلاق بھی ضروری ہیں اور جس طرح اللہ کے rights ہیں، اسی طرح بندوں کے بھی rights ہیں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم یہ ادا کرو۔ تو حقوق العباد اگر تم نہیں ادا کرو گے تو میرے rights جو تم سمجھتے ہو کہ مَیں ادا کر رہا ہوں، وہ بھی قبول نہیں ہوں گے۔

اس لیے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مذہب نے ہمیں خراب کیا ان کو کہو کہ مذہب نے خراب نہیں کیا بلکہ مذہب کی basic تعلیم ہی تھی کہ جس نے تمہارے اندر morals پیدا کیے۔ یہ اَور بات ہے کہ تم نے آہستہ آہستہ اس مذہب کی جو حقیقی تعلیم تھی اس کو چھوڑ دیا، اور صرف morals کو لے لیا، چلو اچھی بات ہے۔ لیکن جو مذہب کو ماننے والا بھی ہے اور اچھے morals والا بھی ہے، اس کو ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے بعد eternal زندگی تو اگلے جہان کی ہے، وہاں جا کے کئی گنا reward دے گا، جو تمہیں نہیں دے گا جو مذہب کو نہیں مانتے۔ ہم اُس زندگی پر زیادہ یقین کرنے والے ہیں۔ یہاں تو اسّی، سَو سال کے بعد انسان اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کسی کی عمر سَو سال یا شاید ایک سَو پانچ سال تک پہنچتی ہے۔ کل ہی آپ کا صدر جمی کارٹر سَو سال کی عمر میں فوت ہوا ہے، اس سے زیادہ عمر کے چند ایک ہی ہوتے ہیں۔ لیکن بصورتِ دیگر عمومی طور پر لوگوں کی عمریں اسّی سے نوّے سال کے درمیان ہوتی ہیں۔ تو اگلے جہان میں جا کے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوگنا reward دے گا جو مذہب کو مانتے ہیں اور اچھے اخلاق اپناتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تو یہی ہمارا نظریہ ہے، ہم مذہب کو ماننے والے، خدا کو ماننے والے ہیں اور اگلے جہان پر یقین کرنے والے ہیں۔ اس لیے مذہب کے ساتھ ساتھ ہمارے لیے اچھے morals بھی ضروری ہیں۔ صرف یہ کہنا کہ مَیں مسلمان ہوں، نمازیں پڑھتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مَیں تمہاری نمازیں تمہارے منہ پر مارُوں گا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی کہہ دیا۔

حضورِ انور نے آخر پر سوال کے نفسِ مضمون کی روشنی میں تلقین فرمائی کہ انہیں کہو کہ ہم کب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض نمازیں پڑھنے والے کو ہی بخش دے گا، تمہیں نہیں بخشے گا، ہاں! اگر اچھے کام کر رہے ہو تو وہ تمہیں بھی بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، وہ جج نہیں ہے، وہ مالک ہے۔ یہ نہیں ہے کہ وہ صرف انصاف کرے، وہ چاہے تو اپنی مرضی سے کسی کو بخش بھی سکتا ہے، اگر اس کے اچھے عمل ہیں۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے راہنمائی طلب کی کہ اگر ہمارے قریبی رشتہ دار احمدی نہیں ہیں، تو ہماری کیا ذمّہ داری ہے، اُن کے لیے دعا کرنے کے علاوہ ہمیں ان کو کس طرح سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ احمدیت کی سچائی کو مان جائیں؟

حضورِ انور نے اس پر راہنمائی فرمائی کہ بات یہ ہے کہ مذہب میں کوئی زبردستی تو ہے نہیں۔ جو رشتہ دار احمدی نہیں ہیں، وہ اگر اچھا تعلق رکھتے ہیں، atleast ہمیں اچھا سمجھتے ہیں تو تبھی تو تعلق رکھتے ہیں۔ بعضوں کے رشتہ دار احمدی نہیں ہوتے، وہ کہتے ہیں کہ تم احمدی ہو گئے تو ہم تم سے بائیکاٹ کر دیتے ہیں، بولتے نہیں ہیں، تمہارے خلاف باتیں کرتے ہیں، تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

نیک فطرت غیر از جماعت رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک اور ان کے لیے دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضورِ انور نے تاکید فرمائی کہ جو رشتہ دار تم سے تعلق رکھ رہے ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی فطرت اچھی ہے، تو ان سے دوستی اور تعلق رکھو۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ان کو اپنے اچھے morals دکھاؤ۔ ابھی morals کی بات ہی ہو رہی ہے اور جہاں ان کو ضرورت ہو، ان کی خدمت کرو، ان کے کام آؤ، ان کے لیے دعا کرو۔ تو یہ چیزیں جب وہ دیکھیں گے کہ تمہارا behaviour کیا ہے، ان کی طرف کیا attitude ہے، تو ان میں خود ہی یہ روح پیدا ہوگی کہ ہاں! یہ لوگ اچھے ہیں اور آہستہ آہستہ پھر ایک وقت آئے گا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دل بھی کھولے گا تو وہ احمدی بھی ہو جائیں گے۔

مزید برآں رحمی رشتے نبھانے کی جانب توجہ مبذول کرواتے ہوئے حضورِ انور نے یاددہانی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ جو مسلمان ہوتا ہے، تم نے صرف اس کے ساتھ رحمی رشتے نبھانے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ رحمی رشتوں کا خیال رکھو، جو تمہارے blood relations ہیں، ان کا خیال رکھو اور جو تمہارے in laws کے blood relations یعنی جو بیوی کے blood relations ہیں، ان کا بھی خیال رکھو۔ تو جب تم یہ کرو گے تو وہ چاہے کوئی بھی ہو تو اس پر ایک اچھا اثر پڑے گا، ماحول میں ایک امن سلامتی قائم ہوگی اور آہستہ آہستہ جب وقت آئے گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے مذہب کو قبول کرنا ہے، اسلام کو قبول کرنا ہے، تو وہ کر لیں گے۔ اگر نہیں تو کم از کم تمہارے اچھے اخلاق کا ہی تمہیں دوگنا reward مل جائے گا۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ حضور نے کافی دفعہ پہلے بات کی ہے کہ اسلام میں نماز بہت ہی ضروری چیز ہے۔ میرا سوال ہے کہ کیا کوئی ایسا طریق یا حکمتِ عملی ہے، جسے ہم نماز میں توجہ زیادہ مرکوز کرنے اور سستی کے وقت نماز کو وقت پر ادا کرنے کو یقینی بنانے کے لیے اختیار کر سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بات یہ ہے کہ آپ جب بھی کوئی کام کرتے ہیں تو اس لیے کرتے ہیں کہ آپ کی دل سے خواہش ہوتی ہے، ہم نے نماز کیوں پڑھنی ہے، کیا صرف اپنے مقصد کے لیے؟

حضورِ انور نے وضاحت فرمائی کہ ایک آدمی کے لیے دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک چیز یہ ہے کہ کسی ٹارگٹ کو achieve کرنے کے لیے انسان کوئی کام کرتا ہے۔ اور ایک چیز یہ ہوتی ہے کہ کسی کو کسی سے پیار ہو تو وہ اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لیے کوئی کام کرتا ہے۔ اپنے ماں باپ کی بات اگر مانتا ہے تو اس لیے نہیں مانتا کہ ان سے ہم نے پیسے یا کپڑے لینے ہیں یا ماں شام کو کھانا نہیں دے گی۔ پیار نہیں کرو گے تو تب بھی کھانا دے گی۔ لیکن تمہیں ماں سے پیار ہے، باپ سے پیار ہے، اس لیے کہ تمہارا خیال رکھتے ہیں۔ ماں باپ سے اس لیے انسان محبّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم مجھ سے ان سے زیادہ محبّت کرو۔ ماں باپ سے زیادہ محبّت خدا تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔ جب خدا تعالیٰ سے محبّت ہوگی تو تم اس کی عبادت کرو گے، پھر تمہیں عبادت کا خیال بھی آئے گا اور جب خیال آئے گا تو نمازیں پڑھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے کہ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ عبادت سے اللہ میاں کہتا ہے کہ مجھے تو کوئی فائدہ نہیں ہے، مگر تمہیں ہی فائدہ ہے، یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی benefit حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اس کا benefit بھی تمہیں جاتا ہے کہ تمہیں پھر اللہ تعالیٰ reward دے گا اور تمہاری تھوڑی سی effort کے زیادہ اچھے، بہتر results کر کے دکھائے گا اور اگلے جہان کا reward اس کے علاوہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے ان پر شکر گزاری کے حوالے سے حضورِ انور نے زور دیا کہ یہ بات دل میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں اتنی نعمتیں دیں اور ہمارے لیے بے شمار سامان اور وسائل فراہم کیے۔ ماں باپ دیے، ان کو یہ توفیق دی کہ میرا خرچ اُٹھائیں، مجھے پڑھائی کرنے کی توفیق ملی، مجھے کپڑے اور سہولتیں ملیں، یہ opportunities ملیں کہ مَیں یہاں امریکہ میں رہ کے پڑھائی کر رہا ہوں اور اچھی job کر رہا ہوں یا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

غزوۂ تبوک کے واقعات، منافقین کی سازشیں، صحابہؓ کی قربانیاں اور حاصل ہونے والے ایمان افروز اسباق

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/اکتوبر 2025ء بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- **سوال:** غزوۂ تبوک کے پس منظر میں منافقین کا کیا کردار تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتہائی منظم اور خطرناک کردار ادا کیا۔ خصوصاً عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی مسلسل افواہیں پھیلا رہے تھے، جیسے رومیوں کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا، گرمی اور سفر کی سختی کا خوف دلانا، اور مسلمانوں کے دلوں میں کمزوری پیدا کرنا۔ ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ مسلمان اس مشکل مہم سے پیچھے ہٹ جائیں۔ وہ خفیہ اجلاس منعقد کرتے اور ایک باقاعدہ سازشی نیٹ ورک کے ذریعے جنگ کی تیاریوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے تھے۔

سوال: جدّ بن قُیس کون تھا اور اس نے کیا عذر پیش کیا؟

جواب: جدّ بن قیس بنوسلمہ کا ایک سردار اور نمایاں منافق تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ میں نہ جانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے یہ عذر پیش کیا کہ اگر وہ رومی عورتوں کو دیکھے گا تو فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہ عذر دراصل ایک بہانہ تھا جو اس کے دل میں موجود کمزوری ایمان اور دنیا پرستی کو ظاہر کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکمت کے تحت اسے اجازت دے دی، تاکہ اس کا نفاق مزید واضح ہو جائے۔

سوال: اس واقعہ پر قرآن کریم کی کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: اس موقع پر سورۃ التوبہ کی یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ (التوبہ: 49) یعنی: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دے اور مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔ یہ آیت منافقین کے اس باطنی مرض کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ دینی ذمہ داریوں سے بچنے کے لیے بہانے تراشتے تھے۔

سوال: منافقین کے خفیہ مرکز کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: منافقین ایک یہودی کے گھر میں جمع ہو کر باقاعدہ سازشیں تیار کرتے تھے اور مسلمانوں کو جنگ سے روکنے کی تدبیریں سوچتے تھے۔ جب یہ خطرہ بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے طلحہ بن عبیداللہ کو حکم دیا کہ اس مرکز کو ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ اس گھر کو جلا دیا گیا تاکہ فتنہ کا یہ اڈہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ اس سے یہ اصول ثابت ہوتا ہے کہ جب نظامِ جماعت کو خطرہ ہو تو بروقت اور مؤثر اقدام ضروری ہوتا ہے۔

سوال: بکّاؤون کون تھے؟

جواب: بکّاؤون وہ مخلص اور سچے ایمان والے صحابہ تھے جو جہاد میں شرکت کے لیے بے قرار تھے، مگر اپنی مالی تنگی اور وسائل کی کمی کے باعث شامل نہ ہو سکے۔ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس قدر غالب تھی کہ جب انہیں سواری نہ مل سکی تو وہ روتے ہوئے واپس گئے۔ ان کے آنسوان کے اخلاص اور قربانی کے جذبے کی واضح دلیل تھے۔

سوال: بکّاؤون کا ذکر قرآن کریم میں کیسے آیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرتے ہوئے سورۃ التوبہ آیت 92 میں فرمایا کہ وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ نیت اور اخلاص اللہ کے نزدیک ظاہری عمل سے بھی زیادہ اہم ہیں۔

سوال: صحابہؓ نے مالی قربانی کا کیا نمونہ پیش کیا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہؓ نے بے مثال مالی قربانیاں پیش کیں۔ خاص طور پر حضرت عثمان بن عفان نے بڑی مقدار میں مال، سونا اور سواریاں پیش کیں۔

ان کے علاوہ دیگر صحابہؓ نے بھی اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس سے اسلامی اخوت اور ایثار کی اعلیٰ مثال قائم ہوئی۔

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور ان کے ساتھی سواری کے لیے حاضر ہوئے، لیکن ابتدا میں وسائل نہ ہونے کی وجہ سے انکار ہوا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے بہتر انتظام فرما دیا۔ اس واقعہ سے اہم اسباق: اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا، وقتی حالات کو دیکھ کر مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اگر بہتر راستہ سامنے آئے تو قسم کا کفارہ دے کر اسے اختیار کرنا جائز ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں کیوں چھوڑا؟

جواب: حضرت علی کو مدینہ میں اہلِ بیت کی دیکھ بھال اور داخلی نظم ونسق کے لیے مقرر فرمایا گیا۔

جب منافقین نے اس پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا مجھ سے وہی مقام ہے جو ہارون کا موسیٰ سے تھا، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ فرمان حضرت علیؓ کی عظمت اور ان کے بلند مقام کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال: غزوۂ تبوک کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس عظیم لشکر میں تقریباً 30 ہزار مجاہدین شامل تھے، جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ کا سب سے بڑا لشکر تھا۔ یہ تعداد اس بات کی علامت تھی کہ باوجود سخت حالات کے مسلمانوں کا ایمان اور اتحاد مضبوط تھا۔

سوال: عبداللہ بن ابی نے اس موقع پر کیا کیا؟

جواب: عبداللہ بن ابی ایک لشکر کے ساتھ نکلا، مگر راستے میں واپس ہو گیا اور کہنے لگا کہ رومیوں سے مقابلہ کرنا ممکن نہیں۔ اس کا مقصد مسلمانوں کے حوصلے کمزور کرنا اور انہیں بددل کرنا تھا، مگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

سوال: غلام کے واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ایک غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر جنگ میں شامل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا۔ اس سے اہم اسباق: امانت داری اور حقوق العباد کی پابندی ضروری ہے، کسی بھی ذمہ داری یا اختیار کے بغیر اقدام کرنا درست نہیں، دین میں نظم و ضبط اور اصولوں کی پابندی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

- **سوال:** خطبہ میں کن مرحومین کا ذکر کیا گیا؟

جواب: مکرم غلام محی الدین سلیمان صاحب، ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب، مکرمہ بشریٰ پرویز منہاس صاحبہ

سوال: مرحومین کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟

جواب: ان مرحومین کی زندگیوں میں نمایاں اوصاف درج ذیل تھے: دینِ اسلام اور جماعت کی بے لوث خدمت، خلافت سے غیر معمولی وفاداری اور تعلق، عاجزی، انکساری اور حسنِ اخلاق مالی و روحانی قربانی میں نمایاں حصہ دوسروں کی تربیت اور خدمتِ خلق کا جذبہ۔

* * *

دفاعی جنگ کی اجازت دینے کی وجوہات اور اس سے متعلقہ احکام اور قواعد وضوابط

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/جون 2007ء بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: پچھلے خطبہ میں کس موضوع پر بات ہوئی تھی؟

جواب: پچھلے خطبہ میں انصاف، امن، صلح اور تقویٰ کی تعلیم پر روشنی ڈالی گئی اور واضح کیا گیا کہ حقیقی اور پائیدار امن صرف انصاف اور تقویٰ کے قیام سے ہی ممکن ہے۔

سوال: اسلام میں جنگ (قتال) کی اجازت کیوں دی گئی؟

جواب: اسلام میں جنگ کی اجازت فساد پھیلانے کے لیے نہیں بلکہ امن قائم کرنے، ظلم کو روکنے کے لیے دی گئی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق جنگ کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟

جواب: آپؑ نے تین بنیادی وجوہات بیان فرمائیں:

دفاع: اپنی جان و مال اور عزت کی حفاظت
سزا: ظلم اور قتل کے خلاف اقدام
مذہبی آزادی: دین پر عمل کی آزادی قائم کرنا

سوال: قرآن کریم کے مطابق جنگ کی اجازت کن حالات میں دی گئی؟

جواب: جنگ صرف اس وقت جائز ہے جب:

مسلمانوں پر ظلم کیا جائے
انہیں ان کے گھروں سے نکالا جائے
ان کے مذہبی حقوق سلب کیے جائیں

سوال: اگر جنگ کی اجازت نہ دی جاتی تو کیا ہوتا؟

جواب: اگر ظلم کو روکنے کے لیے جنگ کی اجازت نہ ہوتی تو: مساجد، گرجے، مندروں سمیت تمام عبادت گاہیں تباہ ہو جاتیں، دنیا میں فساد اور ظلم عام ہو جاتا

سوال: کیا اسلام دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے؟

جواب: جی ہاں، اسلام نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے تحفظ کو بھی ضروری قرار دیتا ہے۔

سوال: آج مسلمانوں کی بدحالی کی کیا وجہ بیان کی گئی؟

جواب: مسلمانوں کی زبوں حالی کی بڑی وجوہات یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی، ظلم اور ناانصافی، دوسروں کے حقوق غصب کرنا۔

سوال: احمدیوں کا ظلم کے مقابلہ میں کیا رویہ ہے؟

جواب: احمدی مسلمان: صبر اور استقامت اختیار کرتے ہیں، قانون کی پابندی کرتے ہیں، سختی کا جواب نرمی سے دیتے ہیں۔

سوال: اسلامی حکومت کا بنیادی مقصد کیا ہونا چاہیے؟

جواب: ایک اسلامی حکومت کا مقصد ہونا چاہیے: نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، نیکیوں کا فروغ، برائیوں کی روک تھام، ہر شہری کے حقوق کا تحفظ۔

سوال: جنگ کے دوران اسلام کیا حدود مقرر کرتا ہے؟

جواب: اسلام واضح ہدایات دیتا ہے:

صرف ان سے لڑو جو تم سے لڑیں
کسی قسم کی زیادتی نہ کرو
بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو نقصان نہ پہنچاؤ
عبادت گاہوں کو محفوظ رکھو

سوال: اگر دشمن جنگ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو جائے تو:

- فوراً جنگ بند کر دی جائے
- معافی اور صلح کو ترجیح دی جائے

سوال: کیا اسلام تلوار کے زور سے مذہب پھیلانے کی اجازت دیتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ اسلام میں واضح اصول ہے:

”دین میں کوئی جبر نہیں“

ہر شخص کو اپنے عقیدہ پر عمل کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

سوال: اَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ کوئی دھمکی نہیں بلکہ ایک محبت بھرا پیغام ہے کہ:

- اسلام قبول کرو گے تو سلامتی اور امن پاؤ گے

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ کے دوران کیا اخلاقی تعلیمات دیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

دھوکہ نہ دو
قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو
کم سے کم نقصان پہنچاؤ
سفیروں اور ایلچیوں کا احترام کرو

سوال: قیدیوں کے ساتھ اسلام کا کیا سلوک ہے؟

جواب: اسلام قیدیوں کے ساتھ:

اچھا اور مہربان سلوک کرتا ہے
انہیں آزادی کے مواقع دیتا ہے
بعض اوقات مالی مدد دے کر بھی آزاد کیا جاتا ہے

سوال: اس خطبہ کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

جواب: اسلام کی حقیقی تعلیمات یہ ہیں:

- امن
- انصاف
- مذہبی آزادی
- انسانیت کا تحفظ

سوال: آخر میں کن وفات کا اعلان کیا گیا؟

جواب: مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب (ڈنمارک)
مکرم استاذ صالح جابی صاحب (سینیگال)

❀❀❀

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۲۵ء کے موقعہ پر بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ انڈونیشیا،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت انڈونیشیا اپنا جلسہ سالانہ ۵، ۶، ۷/دسمبر ۲۰۲۵ء کو منعقد کر رہی ہے اور یہ کہ آپ اس بابرکت تقریب میں شرکت کرنے کے لیے ملک بھر کے مختلف سینٹرز میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو کامیاب کرے اور آپ سب بے شمار برکات حاصل کریں اور اس جلسہ سے حقیقی طور پر ہر لحاظ سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ بات اہم ہے کہ یہ آپ کا صد سالہ جوبلی سال ہے۔ اس لیے جب آپ اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کریں تو اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں پر بھی لازمی غور کریں۔ سادہ آغاز سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے گذشتہ ۱۰۰/سال میں مسلسل ترقی کی منازل طے کی ہیں۔

جیسے جیسے آپ آگے بڑھ رہے ہیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں پر خاص توجہ دینی چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ جہاں صد سالہ سنگ میل تک پہنچنا آپ کے لیے خوشی کا باعث ہے وہاں یہ آپ کے کندھوں پر ذمہ داری کا ایک بھاری بوجھ بھی ڈالتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اس سنگ میل تک پہنچنے کے بعد آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔ بلکہ جیسے ہی جماعت احمدیہ انڈونیشیا اپنی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے، یہ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی مسلسل ترقی اور پیش رفت کو یقینی بنانے کے لیے پوری لگن اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جلسہ کو لوگوں کا محض ایک عام اجتماع نہ سمجھیں بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی تقریب ہے جس کی بنیاد خالصۃً منشائے الٰہی پر ہے تاکہ اسلام کی اشاعت اور ہمارے پیارے نبی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی ترویج کی جا سکے۔

اس حوالہ سے آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۶۱ ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

آپ کو جماعت کے مختلف علماء کی تقاریر غور سے سننی چاہئیں۔ یاد رکھیں کہ مقررین اپنی تقاریر بہت محنت سے تیار کرتے ہیں اس لیے انہیں توجہ سے سننا ضروری ہے۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ ہمارے علماء تحقیق کرتے ہیں اور اپنی تقاریر کی بنیاد نہ صرف کلام الٰہی یعنی قرآن کریم اور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور سنت پر رکھتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روشن بیانات پر بھی رکھتے ہیں اور وہ حکمت و علم ہمیں پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ آپ کو اپنی تعلیمات اور عقائد کے بارے میں مزید علم اور فہم حاصل کرنے کے لیے جلسہ کی کارروائیوں سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس طرح اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے اور اپنے روحانی و اخلاقی معیار کو بلند کرنا چاہیے۔ اس جلسہ کو آپ کے تقویٰ کے معیار میں اضافے کا باعث بننا چاہیے اور آپ کے دلوں میں اللہ کا حقیقی خوف پیدا کرنا چاہیے۔ درحقیقت آپ کا واحد مقصد ہمارے خالق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو جلسہ میں شرکت بے مقصد اور بے فائدہ ہوگی۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 اکتوبر 2025ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرم محمد وارث نسیم صاحب (تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)

۶/اکتوبر ۲۰۲۵ء کو ۵۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق بہوڑو ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ کچھ عرصہ جرمنی میں رہنے کے بعد یوکے شفٹ ہو گئے تھے۔ پاکستان اور جرمنی میں قائد مجلس اور یوکے میں مقامی سطح پر سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل بھی لیف لیٹنگ کرتے رہے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، جماعت کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے سادہ زندگی گزاری اور اپنی جماعت میں خدمت کی وجہ سے بڑے ہر دل عزیز تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کی اہلیہ گذشتہ چار سال سے بطور استاد ITQA خدمت کی توفیق پا رہی ہیں اور جرمنی میں لوکل صدر لجنہ رہ چکی ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم فارس احمد نسیم صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری غلام نبی صاحب مرحوم (یوکے)

۲۵/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۸۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بیماری میں بھی ہمیشہ آپ کو نماز کی فکر رہتی اور صرف اس ڈر سے کہ کہیں نماز قضا نہ ہو دن بھر پوچھتی رہتی تھیں کہ نماز کا وقت ہوا ہے کہ نہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم کامران مبشر طاہر صاحب (مربی سلسلہ ایڈیلیڈ، آسٹریلیا) کی دادی تھیں۔

(2) مکرمہ فریدہ محمود صاحبہ

اہلیہ مکرم بشیر الدین محمود صاحب (Fitchburg۔ امریکہ)

۲۲/اگست ۲۰۲۵ء کو ۷۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم میاں غلام احمد صاحب کا تعلق قادیان سے تھا۔ ۱۹۸۱ء میں آپ اپنے خاوند کے ہمراہ امریکہ منتقل ہوئیں۔ مرحومہ کو چند سال لوکل صدر لجنہ کے علاوہ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کی مقامی عاملہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خوش اخلاق اور ملنسار خاتون تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے، ایک بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم فرقان محمود صاحب صدر جماعت Fitchburg کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم منور احمد صاحب

ابن مکرم جلال الدین صاحب ننگلی (ربوہ)

۱۲/جولائی ۲۰۲۵ء کو ۸۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مولوی محمد صدیق ننگلی صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کے تایازاد بھائی تھے۔ مرحوم ۱۹۴۷ء میں ۷ سال کی عمر میں ہجرت کر کے کھرڑیانوالہ فیصل آباد آ گئے تھے۔ آپ نے نامساعد حالات کے باوجود تعلیم الاسلام کالج سے بی اے کیا اور ۳۵ سال سٹیٹ بینک آف پاکستان میں بڑی ایمانداری سے ملازمت کی۔ کھرڑیانوالہ میں لمبا عرصہ صدر جماعت رہے اور وہاں اپنے خاندان کے تعاون سے ایک بڑی مسجد تعمیر کروائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ شفٹ ہونے پر اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم نذر احمد صاحب

ابن مکرم غلام احمد صاحب (اسلام آباد۔ پاکستان)

۲۸/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۵۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے فزکس میں ایم ایس سی کی اور بوقت وفات بطور وائس پرنسپل اوورسیز پاکستان فاؤنڈیشن کالج اسلام آباد میں کام کر رہے تھے۔ آپ نے اسلام آباد جماعت میں سیکرٹری تربیت نو مبائعین کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس سے قبل لمبا عرصہ صدر حلقہ بھی رہے۔ کچھ عرصہ طاہر ہومیو پیتھک ڈسپنسری ربوہ میں مکرم وقار منظور بسرا صاحب کے ساتھ بطور اسسٹنٹ کام کرنے کا موقع ملا۔ جس سے آپ کو ہومیو پیتھی میں کافی مہارت حاصل ہوئی اور پھر بیت الذکر اسلام آباد میں قائم ہومیو پیتھک کلینک کے انچارج کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ جماعت اسلام آباد کے سینکڑوں احباب کے علاوہ غیر از جماعت لوگ بھی آپ سے استفادہ کرتے تھے۔ آپ اپنی تمام ذمہ داریوں کو بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ بڑے نافع الناس، خاموش طبع اور منکسر المزاج انسان تھے۔ تدریس سے بہت لگاؤ تھا اور طلبہ سے بڑی شفقت سے پیش آتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرم وسیم احمد صدیق صاحب مرحوم

(سابق ناظر بیت المال آمد قادیان۔ ساکن کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ انڈیا)

۹/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۶۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے

والد مکرم صدیق امیر علی صاحب آف موگرال (کیرالہ) نے کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھنے کے بعد بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ۱۹۸۷ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد چھ سال بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ اور پھر نظارت بیت المال آمد میں بطور انسپکٹر اور نائب ناظر بڑی محنت، لگن اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ ۲۰۱۵ء میں ناظر بیت المال آمد اور پھر ۲۰۲۱ء میں نائب وکیل المال مقرر ہوئے۔ ۲۰۲۳ء میں ریٹائر ہونے پر اپنے آبائی وطن کیرالہ چلے گئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، منکسر المزاج اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم راحول احمد صدیق صاحب (مربی سلسلہ) نظارت امور عامہ قادیان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے ایک داماد بھی سلسلہ کی خدمت پر مامور ہیں۔

(6) مکرم چودھری مستنصر باللہ صاحب

(بریمپٹن۔ کینیڈا)

۹/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۶۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت قاضی نذیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم چودھری محمد شہباز گوندل صاحب بھڈال کے بیٹے اور مکرم چودھری محمد دین صاحب (صدر جماعت بھڈال سیالکوٹ) کے پوتے تھے۔ مرحوم خدمت دین کے لیے ہمیشہ تیار رہتے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک میں بڑی فراخ دلی سے حصّہ لیتے اور اپنے حلقہ احباب میں بڑی عزت واحترام سے دیکھے جاتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

⁂

131 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 25، 26، 27 دسمبر 2026ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 131 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2026ء کیلئے مورخہ 25، 26، 27 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہوکر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہوکر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہوکر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

قادیان دارالامان میں یومِ مسیحِ موعود کے اجلاسات

23/مارچ کو قادیان دارالامان میں نو مقامات پر یومِ مسیحِ موعود کے اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوئی:

(1)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام ومرتبہ قرآن مجید، احادیث اور بزرگان امت کی پیشگوئیوں کی روشنی میں

(2)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

1. **مسجد اقصیٰ** میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں مکرم سفیر الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے تلاوت قرآن مجید پیش کی اور مکرم سعید احمد ملکانہ صاحب مربی نظامت جائیداد نے نظم پیش کی، بعدہٗ دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم بلال احمد آہنگر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مربی نشرواشاعت نے پیش کی۔ اس جلسہ میں محلہ دارالفتوح، باب الابواب، مبارک، اقصیٰ، باب الامن، ناصر آباد کے کم وبیش 272 مردوخواتین نے شرکت کی۔

2. **مسجد انوار:** زیر صدارت محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب نائب امیر اوّل قادیان منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید عزیزم ایس بی صباح الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی اور نظم مکرم وقاص احمد ریشی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم محمد عارف ربّانی صاحب مربی سلسلہ نشرواشاعت قادیان نے کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم قمر الحق خان صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پیش کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 275 مردوخواتین نے شرکت کی۔

3. **مسجد مسرور:** محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ شمالی ہند کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ شیخ محمد یحییٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی اور نظم مکرم عبدالوکیل صاحب ابن مکرم عبدالمناف صاحب نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم طارق سلمان صاحب مربی اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم لئیق احمد ڈار صاحب مربی نظارت علیاء نے پیش کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 180 مردوخواتین نے شرکت کی۔

4. **مسجد محمود** میں جلسہ یوم مسیح موعود محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید عزیزم حافظ لقمان احمد تقی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی اور نظم عزیزم عفان احمد تقی صاحب نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ٹی امیر الدین صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم طاہر احمد بیگ صاحب نائب ناظم دارالقضاء نے پیش کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 100 مردوخواتین نے شرکت کی۔

5. **مسجد مہدی:** محترم مولانا جاوید احمد لون صاحب ناظر دیوان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم شرافت حسین صاحب نے پیش کی اور نظم عزیزم عاشر احمد بیگ صاحب نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عطاء الحیٔ بیگ صاحب مربی اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم فلاح الدین قمر صاحب نے کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 135 مردوخواتین نے شرکت کی۔

6. **مسجد طاہر:** محترم مولانا محمد سعادت اللہ صاحب نائب امیر سوم قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید عزیزم مصوّر احمد صاحب نے پیش کی اور نظم عزیزم عتیق احمد صاحب نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مصوّر احمد مسرور صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم باسط رسول ڈار صاحب مرکزی قاضی دارالقضاء نے کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 155 مردوخواتین نے شرکت کی۔

7. **مسجد بشیر:** محترم حافظ شریف الحسن صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالمالک صاحب نے پیش کی اور نظم عزیز حشام احمد صاحب نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ایم ناجد احمد صاحب مربی اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم وجاہت احمد صاحب مربی بیت المال آمد نے پیش کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 75 مردوخواتین نے شرکت کی۔

8. **مسجد رحمٰن:** محترم مولانا نسیم احمد طاہر صاحب نائب صدر عمومی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید عزیزم حافظ تنزیل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی اور نظم مکرم سید اجمل احمد صاحب کارکن نظامت دارالقضاء قادیان نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم بشیر احمد حبیب صاحب مربی دارالقضاء نے اور دوسری تقریر مکرم عطاء المغنی صاحب مربی نشرواشاعت نے پیش کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 22 مردوخواتین نے شرکت کی۔

9. **مسجد نور:** محترم اظہر احمد خادم صاحب پرنسپل دارالصناعت کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید عزیزم حافظ عاقب احمد صاحب متعلم دارالصناعت نے پیش کی اور نظم عزیزم لیاقت احمد چوہان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پیش کی۔ بعدہٗ حسب پروگرام دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم سید طفیل احمد شہباز صاحب مربی نشرواشاعت نے پیش کی۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم مرید احمد ڈار صاحب نے کی۔ اس جلسہ میں کم وبیش 35 مردوخواتین نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

⁂

ارشاد
حضرت
امیرالمومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/مئی 2015)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

طلب کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔ (٦) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیج کر اُسکی مدد حاصل کرو۔ گویا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں یہ بتایا گیا تھا کہ تم اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہا کرو۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گُر بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے راستہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں اُن سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تم کو روکتا ہے رُکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قربِ الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو۔ اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو۔ چوتھے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور اُنکو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوقِ خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو۔ ساتویں انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اُن کے ذریعے سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو۔ یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کیلئے اِن نو 9 باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بندے کا صرف اپنے مونہہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اُس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہونگے وہ اُس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص خد تعالیٰ کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ اُمید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہونگے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دُعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑ گڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دین کے معاملے میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور اُن کی مشکلات کو دُور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا۔ اُن کے لئے دُعائیں نہیں کرتا اور اُن کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ (بحوالہ تفسیر کبیر تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ نمبر 286-285)

⁂

بقیہ حضور انور کا پیغام بر موقعہ جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2025ء از صفحہ نمبر 13

آپ کو تمام شرائط بیعت کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ یہ شرائط آپ کی زندگی کی راہنما ہونی چاہئیں اور اگر آپ ان کے مطابق عمل کریں گے تو آپ دنیا میں حقیقی روحانی انقلاب لانے والے ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک شرط بیعت اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے تمام شرائط بیعت پر ہر وقت غور کرتے رہنا چاہیے۔ صرف خود احتسابی اور روزمرہ کے اعمال و افعال کا باقاعدگی سے جائزہ لے کر ہی آپ اپنی بیعت کے تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں۔

میں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام سے ہمیشہ وفادار رہیں اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ آج اسلام کا احیاء نو اور عالمی امن کا قیام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ہی مکمل کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور خطبات جمعہ نیز دیگر تقریبات اور مواقع پر میرے خطابات باقاعدگی سے سننے چاہئیں۔ یہ آپ کو خلافت کے ساتھ مستقل تعلق قائم کرنے والا بنائے گا اور آپ کے ایمان کو مزین اور مزید مضبوط کرے گا۔

میں آپ کو تبلیغ کے حوالے سے آپ کی ذمہ داریوں کی بھی یاد دلانا چاہتا ہوں جو ہر احمدی کے لیے ضروری ہے اور آپ سب کو چاہیے کہ تبلیغ کے پروگراموں اور سرگرمیوں میں مکمل طور پر شامل ہوں، دانشمندی سے تبلیغ کریں اور اسلام احمدیت کا پُرامن اور محبت بھرا پیغام انڈونیشیا کے تمام لوگوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور آپ سب کو اس قابل بنائے کہ آپ اپنی زندگیوں میں مزید تقویٰ، نیک رویے، اچھے اعمال اور اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کی جانب ایک حقیقی تبدیلی لا سکیں۔ اللہ ہمیشہ آپ کو محفوظ اور اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ سب پر رحم کرے۔ (بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۲/اپریل ۲۰۲۶ء)

⁂

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12565: میں مدثر افنان ولد مکرم شیخ ظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 نومبر 2007ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دارالانوار جنوبی قادیان مستقل پتہ: پیپر فیکٹری شموگہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیرالدین العبد : مدبر افنان گواہ : سمیر یونس

مسل نمبر 12566: میں توصیف احمد ولد مکرم تنظیر شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 29 مئی 2006ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان سرائے طاہر محلہ دارالانوار جنوبی مستقل پتہ: کمار پور ضلع مرشد آباد مغربہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عمران احمد العبد : توصیف احمد گواہ : مسرور احمد حق

مسل نمبر 12567: میں ایم وائی محمد طلحہ ولد مکرم اے محمد یونس صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: یکم جولائی 2005ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: سرائے طاہر سول لائنز روڈ قادیان مستقل پتہ: ورودھونگر تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 12 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم مسرور احمد العبد : ایم وائی محمد طلحہ گواہ : جے سلمان احمد

مسل نمبر 12568: میں محمد ریحان ولد مکرم محمد محبوب صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 5 اگست 2006ء پیدائشی احمدیہ موجودہ پتہ: دارالانوار جنوبی قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد اشفاق العبد : محمد ریحان گواہ : منیب اختر

مسل نمبر 12569: میں شیخ عبدالعلیم ولد مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 5 فروری 2001ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : خلیق احمد العبد : شیخ عبدالحلیم گواہ : صدام حسین

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
INSTAGRAM
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND
KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADAR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 09 April - 2026 Issue. 15

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 99153 79255
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

توحید پر قائم کرنے کیلئے اور اُسے دنیا میں پھیلانے کیلئے ہمیں جس حد تک ممکن ہو کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ 03/اپریل 2026ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے دنیا میں توحید کے قیام کے لیے درد، کوشش اور جرأت اور شرک کے ہر پہلو کے مقابل پر ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو جانے اور ہر قوم کے شرکیہ خیالات کے خلاف کھڑا ہو جانے اور حق گوئی کے بارے میں ہم پہلے پڑھتے رہے ہیں۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خیال کرنا چاہیے کہ کس استقلال سے آنحضرت ﷺ اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے، اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔

فرمایا کہ پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور سارے جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنالیا......سوچنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کا یک لخت ہر ایک خویش و بیگانہ سے بگاڑ لینا اور صرف توحید کو جو ان دنوں میں اس سے زیادہ کوئی نفرتی چیز نہ تھی اور جس کے باعث صدہا مشکلیں پڑتی جاتی تھیں بلکہ جان سے مارے جانا نظر آتا تھا۔ مضبوط پکڑ لینا یہ کس مصلحتِ دنیوی کا تقاضہ تھا۔

فرمایا کہ ماسوا اس کے جب عاقل آدمی ان حالات پر غور کرے کہ وہ زمانہ کہ جس میں آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے حقیقت میں ایسا زمانہ تھا کہ جس کی حالتِ موجودہ ایک بزرگ اور عظیم القدر مصلح ربانی اور ہادی آسمانی کی اشد محتاج تھی اور جو جو تعلیم دی گئی وہ بھی واقع میں سچی اور پاک تھی جس کی نہایت ضرورت تھی۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ توحید جو مدار نجات کا ہے کس کتاب کے ذریعہ سے دنیا میں سب سے زیادہ شائع ہوئی......

آج صفحہ دنیا میں وہ شے کہ جس کا نام توحید ہے بجز اُمّت آنحضرت ﷺ کے اور کسی فرقے میں پائی نہیں جاتی اور بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب کا نشان نہیں ملتا جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیتِ الٰہی پر قائم کرتی ہو اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف راہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا ہے اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدّل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصولِ حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراطِ مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقے نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بُت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا، ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور ہزارہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی۔ پس آنحضرت ﷺ کا ایسی عام گمراہی کے وقت مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانے کی خود ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایتِ ربانی کی کمال ضرورت تھی ایسے میں آپؐ کا ظہور فرما کر ایک عالَم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منوّر کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو امّ الشرور ہے قلع قمع کرنا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ خدا کے سچے رسول ہیں اور آپؐ سب رسولوں سے افضل ہیں۔

فرمایا: جب لوگ خدا کا رستہ بھول جاتے ہیں اور خدا اور توحید پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرتِ کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے اور اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو قیوم عالَم کا ہے اور جو دنیا کو قائم رکھنے والا ہے اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے ہے اور آسرے سے ہے اپنی فیضان رسانی کی صفت کو خلقت سے دُور نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر یک صفت اس کی اپنے موقعے پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپؐ کے عاشقِ صادق کو خدا تعالیٰ نے توحید کے قیام کے لیے مامور کیا۔ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں آپؐ کی تعلیم اور سنت کا عملی نمونہ تھے اور آپؑ کا دل ہی اپنے آقا ﷺ کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے پھیلانے کے لیے ایک درد سے بھرا ہوا تھا۔

چنانچہ ہمیں آپؑ کی تحریرات اور آپؑ کی عملی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں جن میں سے چند ایک مَیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ بھی عجیب معاملہ ہے ہمارا یہ الہام کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ ایک نئی طرز کا الہام ہے۔ ہم نے اب سے پہلے کسی الہامی عبارت میں اس قسم کے الفاظ نہیں دیکھے۔ اس کے معنی جو ہمارے خیال میں آتے ہیں کہ ایسا شخص بمنزلہ توحید ہی ہوتا ہے جو ایسے وقت میں مامور ہو کہ جب دنیا میں توحیدِ الٰہی کی انتہائی ہتک کی گئی ہو اور نہایت ہی حقارت سے دیکھا جاتا ہو۔ ایسا شخص مجسم توحید ہی ہوتا ہے۔

شرک اور اس کی باریک اقسام کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں یہ بھی چاہیے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو، نہ سورج نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزّت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے جو گویا وہ خدا کے شریک ہیں، اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کوئی چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر ناز بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر ہر ایک وقت روح گری رہے۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اُس کا علم کسی کا محتاج نہیں ہے۔

فرمایا: حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ وہ بت ہو خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر یا اپنا مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مُذل خیال نہ کرنا، کوئی ناصر و مددگار قرار نہ دینا، اور دوسرا یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنی امیدیں اسی سے خاص رکھنا، اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسموں کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل یہ کہ ذات کے لحاظ سے توحید یعنی تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا، دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کے کسی میں قرار نہ دینا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اسی میں کھوئے جانا۔

فرمایا: خدا نے قرآن کریم میں سچ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس افتراء سے آسمان پھٹ جائے کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاتا ہے۔

میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ مَیں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے ہوئے دیکھ لوں اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو تُو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیحؑ کے سر سے یہ تہمت اٹھا دی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔

ایک زمانہ گزر گیا کہ میری پنج وقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کر لیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ عیسائیت عملاً تو معدوم ہوتی جا رہی ہے، تثلیث کا نظریہ تو صرف اب ان کا کتابی نظریہ رہ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو پریکٹس کرنے والے ہیں یورپ میں خاص طور پر، افریقہ اور جنوبی امریکہ میں ابھی بھی ہیں۔ لیکن جو تثلیث کے نظریے کو چھوڑ بھی رہے ہیں وہ بھی ایک خدا کو نہیں مانتے۔ پس توحید پر قائم کرنے کے لیے ہمیں جس حد تک کوشش ممکن ہو وہ کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا اور جس توحید کی تعلیم کا آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا اس حقیقی توحید پر ہم عمل کرنے والے بھی ہوں اور دنیا میں پھیلانے والے بھی ہوں۔ کیونکہ انسانیت کی بقا کا اب ایک یہی حل ہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو مرحومین کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

۱۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ حال مقیم امریکہ جو گذشتہ دنوں ۹۱/سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۔ مکرم ازرا گو علی صاحب آف بورکینا فاسو۔ مرحوم فوج میں ملازم تھے اور ڈیوٹی کے دوران دہشت گردوں کے حملے میں چالیس برس کی عمر میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

⁂

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad